اخلاقیات

4

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور منظور کردہ: پنجاب کری کولم اتھارٹی، وحدت کالونی، لاہور

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کُتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فہرست مضامین

سبق نمبر	عنوان	صفحہ	سبق نمبر	عنوان	صفحہ
1	**مذاہب کا تعارف**	1		بدھ مت کا آغاز	45
	عقائد، انسانی رویوں اور طریقہ عبادت کے حوالے سے مختلف			بدھ مت کی ترویج و ترقی	48
	اہم مذاہب کے تصورات (مذاہب کے بانی اور مقدس کتابوں کا			گوتم بدھ کا درخت کے نیچے پہلا خطاب	51
	مختصر تعارف)			**اخلاقیات اور اقدار**	54
	ہندو دھرم	2		والدین، خاندان اور بہن بھائیوں کا احترام	54
	بدھ مت	3	3	اساتذہ اور ہم جماعتوں کا احترام	58
	زَرتُشت مذہب	6		ایمانداری	61
	یہودیت	9		ایمانداری (نظم)	63
	مسیحیت	14		سچائی	64
	اسلام	18		سچائی (نظم)	67
	سکھ مذہب	22		**اہم شخصیات**	68
2	**ہندو دھرم**	26		**لارڈ کرشنا (کرشن جی مہاراج)**	68
	تعارُف، آغاز اور ترقی	26	4	زندگی	68
	مقدس کتابیں	30		تعلیمات (گیتا)	69
	وید، اپنشد، رامائن، مہابھارت اور بھگوَت گیتا			**مہاتما گوتم بدھ**	72
	وید کی تاریخ اور اخلاقی تعلیمات			زندگی	72
	اہم تصورات	35		واقعات و حالات	77
	(اوم، برہما، بھکتی)			فرہنگ	82
	بدھ مت	39		کتابیات	86
	تعارف	39			

مصنفین / ایڈیٹر : **ڈاکٹر خالد رشید**، ایسوسی ایٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور
ڈاکٹر جاوید اقبال ندیم، ایسوسی ایٹ پروفیسر (ر)، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور

ایڈیٹر / نگران : **طیبہ اشرف**، ڈپٹی ڈائریکٹر، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

کمپوزنگ اینڈ لے آؤٹ : **راحیل احمد، محمد اعظم**

ناشر: پرنٹرز:

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد	قیمت
	اوّل	اوّل		

باب 1 مذاہب کا تعارُف

ہمارے خاندانی نظام میں اچھی بات بڑوں کے پاس بیٹھنا اور سیکھنا ہے۔ عام دنوں میں شام کے وقت اور چھٹی کے دنوں میں صبح ناشتے کے بعد بزرگ بچوں کے لیے وقت نکالتے ہیں۔ ایسی ہی ایک شام مدیحہ نے اپنے بھائی اَبرار کے ساتھ بیٹھے ہوئے اپنے دادا جان سے فرمائش کی کہ وہ انھیں مذاہب کے بارے میں کچھ بتائیں۔ دادا جان بھی جیسے اس نیک کام کے لیے تیار ہی بیٹھے تھے فوراً بولے۔ سُنو بچو! انسان کی ہمیشہ یہ سوچ رہی ہے کہ کون اس دنیا کا نظام چلا رہا ہے؟ وہ کون سی ہستی ہے جو زندگی اور موت دیتی ہے؟ اور کون رزق دیتا ہے؟

مدیحہ نے سوال کیا دادا جان انسان نے کیا کچھ جانا؟

دادا جان نے کہا! اس کوشش میں انسان نے یہ جانا کہ کوئی ایک ہستی ایسی ضرور ہے جس کے پاس اختیار ہے۔ جو زندگی اور موت دینے پر قدرت رکھتی ہے۔ بلاشبہ رزق بھی وہی ذات عطا کرتی ہے۔ انسان نے یہ بھی جانا کہ اسے کیا کرنا ہے؟ یعنی اس زندگی میں اس کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں؟ مزید یہ کہ انسان کو اپنے آپ کو کن باتوں سے روکنا ہے؟ انسان کا کائنات سے تعلق کیا ہے؟ اسی سوچ کو مذہب کا نام دیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسان کے اس دنیا میں زندگی گزارنے کے اصولوں کا نام مذہب ہے۔

مدیحہ پھر بولی دادا جان! یہ اصول کیا ہیں؟

دادا جان بات جاری رکھتے ہوئے بولے۔ دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں۔ ہر مذہب میں ایک خالق کا تصور موجود ہے۔ خالق کے دیے ہوئے یہ اصول اچھائی اپنانے اور بُرائی چھوڑنے میں مدد دیتے ہیں۔

میرے بچو! دنیا کے بڑے مذاہب میں مسیحیت، اسلام، ہندومت، بدھ مت، جین مت، سکھ مت اور زَرتُشت مذہب شامل ہیں۔

اتنا کہنے کے بعد دادا جان کی آواز ذرا دھیمی ہوئی جیسے تھک گئے ہوں تو بچوں نے مزید سوال کرنے کی بجائے دادا جان کا شکریہ ادا کیا۔

ہندو دھرم

مندر سے واپسی پر بچوں نے چاہا کہ ماتا جی انہیں ہندو دھرم (سَناتَن دھرم) کے بارے میں بتائیں کہ پوجا کیوں کی جاتی ہے۔ ماتا جی نے کہا کہ تھوڑا سا آرام کرلیں۔ کچھ کھا پی لیں۔ آپ کے پِتا جی بھی آجائیں تو بات کرتے ہیں۔ ماتا جی نے بھوجن کرنے کے بعد بچوں کے پتا جی کو ہندومت کے بارے میں بتانے کے لیے کہا۔

پِتا شِری نے پیار سے کہا سب میرے قریب آجاؤ۔ بچے فوراً ان کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

پتا شری بولے ہندو دھرم ایک بہت قدیم مذہب ہے۔ ہندومت پرستش میں پابندیوں کو نہیں مانتا۔ ہندو بے شمار دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ ہندومت میں کرما اور دھرما کے تصوُّرات مانے جاتے ہیں۔ کرما سے مراد ہے کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں اس کے مطابق ہی آپ کو اس دنیا میں سزا یا انعام ملتا ہے۔ دھرما سے مراد تمام ذمہ داریاں ہیں جو ہر شخص کو پوری کرنا ہوتی ہیں۔

پتا شری نے کہا، بچو! اس دھرم میں رام نام امر ہے اور اس کو آگے بڑھانے میں بہت سارے دیوی دیوتاؤں کا حصہ ہے۔

پتا جی اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے بولے کہ ہم ہندو مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ برہما جی پیدائش اور علم کے دیوتا ہیں، وِشنُو پالن کرنے والے ہیں اور مہادیو جی دنیا کا اَنت (خاتمہ) کرنے والے دیوتا ہیں۔

بچوں کا شوق دیکھ کر پتا جی بولے۔ بچو! کیا تم اپنے دھرم کی کتابوں کے بارے میں بھی جانتے ہو؟ بچوں نے کہا ہم مکمل طور پر نہیں جانتے۔ پتا جی بولے کوئی بات نہیں یہ بھی بتائے دیتے ہیں۔

سنو بچو! چار وید ہندومت کا مقدس ادب ہے۔ دوسری بڑی کتاب رامائن ہے۔ اس کتاب میں بیس ہزار اَشلوک ہیں۔ یہ کتاب سنسکرت زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں پہلے سے ساتویں حصے تک رام چندر جی کے واقعات ہیں۔ میرے بچو! تیسری بڑی کتاب مہابھارت ہے۔ اس کتاب میں راجوں اور مہاراجوں کے واقعات لکھے گئے ہیں۔ ایک اور کتاب بھگوَت گیتا ہے۔

پتا جی بولے بچو! کچھ سمجھ آئی اپنے دھرم کی بات۔ بچے بولے جی ہاں۔ پتا جی بولے اب آرام کرو اور ان باتوں کو یاد رکھنا جو میں نے تمہیں بتائی ہیں۔

بدھ مت

بدھ مت کی جڑیں ہندوستان اور افغانستان میں موجود ہیں۔ یہ ایک ہندی مذہب ہے۔ بدھ مت پر ہندومت کے اثرات بہت زیادہ ہیں۔ اس مذہب کے بانی مہاتما بدھ ہیں۔ گوتم بدھ اجودھیا کے بادشاہ سِدھو کے بیٹے تھے۔ آپ کے خاندان کا تعلق اعلیٰ ذات سے نہیں تھا۔ گوتم بدھ کی پیدائش کے ساتویں دن اُن کی والدہ انتقال کر گئیں۔ آپ نے اجودھیا کے شہزادوں کی طرح پرورش پائی۔ وید پڑھی اور سنسکرت زبان میں مہارت حاصل کی۔ آپ نے شادی کی اور دس سال سکون کی زندگی گزاری۔ اس دوران آپ کے گھر ایک بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ گوتم بدھ نے ایک جنازہ (ارتھی)، ایک دلہن اور ایک بوڑھا شخص دیکھا اور اندازہ لگایا کہ دنیا دکھوں کا گھر ہے۔

اس بات کو جاننے کے لیے آپ نے ایک رات شاہی محل کو چھوڑ دیا اور بن باس (جنگل) چلے گئے۔ آپ یہ جاننا چاہتے تھے کہ مشکلات کی وجہ کیا ہے؟ انھوں نے سچائی جاننے کے لیے سفر کیا اور برت (روزہ) رکھا۔ آپ نے ایک درخت کے نیچے گیان حاصل کیا۔ آپ نے 80 سال کی عمر پائی۔

تعلیمات

دنیا کے کسی بھی مذہبی راہنما کی طرح گوتم بدھ کی تعلیمات بھی اچھائی کا چرچا کرتی ہیں۔ گوتم بدھ کے نظریات کچھ یوں تھے:

1۔ تمام لوگوں کا جسم حقیقی نہیں۔

2۔ دنیا ہمیشہ رہے گی، اس کا پیدا کرنے والا کوئی نہیں۔

3۔ قربانی، توبہ اور کفارہ کی اجازت نہیں۔

4۔ دنیا بدلتی رہتی ہے۔

5۔ تمام چیزیں غیر حقیقی اور فانی ہیں۔

مہاتما بدھ نے چار چیزوں کو زندگی کی بڑی حقیقتیں بتایا ہے۔ زندگی دکھ ہے اور دکھ خواہشات کی وجہ سے ملتے ہیں۔ خواہشات پر قابو پایا جاسکتا ہے، جس کے لیے درمیانی راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

خواہشات سے بچنے کے لیے اِن باتوں کی تاکید کی گئی ہے:

1۔ صحیح علم وعقیدہ رکھا جائے جو شک سے پاک ہو۔

2۔ خیالات پاکیزہ ہوں۔

3۔ گفتگو نرمی اور سچائی سے کی جائے۔

4۔ امن کے ساتھ زندگی گزاری جائے۔

5۔ کسی جاندار کو تکلیف نہ دی جائے۔

6۔ خود پر قابو رکھا جائے۔

ان باتوں کو پانے کے لیے چار مراحل بتائے گئے ہیں:

1۔ منزل کو پانے کا ارادہ کیا جائے۔ ایسا کرنے سے کامیابی ضرور حاصل ہوگی۔

2۔ موت سے پہلے منفی خیالات ختم ہو جانے چاہئیں۔

3۔ جو لوگ اس دنیا میں جنم نہیں لیتے وہی توہمات سے آزاد ہوتے ہیں۔

4- آگاہی اور موت کے درمیانی وقفے میں انسان نروان حاصل کر لیتا ہے۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1۔ ہندو دھرم کی تعلیمات تفصیل سے لکھیں۔

2۔ بدھ مت کا تفصیلی تعارف تحریر کیجیے۔

(ب) مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

1۔ ہندومت بنیادی طور پر کس ملک کا مذہب ہے؟

2۔ ہندومت کی سب سے پرانی کتاب کون سی ہے؟

3۔ گوتم بدھ کہاں پیدا ہوئے؟

4۔ گوتم بدھ نے دنیا کی مشکلات کا کہاں سے اندازہ لگایا؟

5۔ گوتم بدھ نے حق کی تلاش میں سفر کے علاوہ اور کیا کیا؟

(ج) درست جوابات کی نشاندہی کیجیے۔

1۔ وشنو کون ہیں؟

(الف) انسان (ب) فرشتہ (ج) دیوتا (د) بت

2۔ پیدائش کے دیوتا کون ہیں؟

(الف) وشنو (ب) برہما (ج) مہادیو (د) شکتی

3۔ بدھ مت میں قربانی

(الف) معمول کی بات ہے (ب) خاص بات ہے

(ج) کی اجازت نہیں (د) جب اور جس چیز کی چاہیں، دی جاسکتی ہے

4۔ دنیا کے بارے میں گوتم بدھ کا خیال ہے کہ یہ،

(الف) حقیقی ہے (ب) فانی ہے (ج) پریشانی کی جگہ ہے (د) مُجازی ہے

(د) صحیح کے سامنے (ص) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیے۔

1۔ ہندو مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں۔

2۔ بدھ مت میں تاکید ہے کہ گفتگو نرمی اور سچائی سے کی جائے۔

3۔ ہندو مت کی مذہبی کتاب رامائن میں پندرہ ہزار اشلوک ہیں۔

4۔ بدھ مت کے مطابق زندگی کی گہرائی کے بارے میں صحیح غور کیا جائے۔

5۔ بدھ مت کے مطابق اُخروی جنم سے پہلے غلط خیالات ختم ہو جائیں گے۔

سرگرمیاں

1۔ ہندو مت کے بنیادی تصورات اور مذہبی کتابوں کے نام اپنی کاپیوں میں لکھیے۔

2۔ مختلف اخبارات و رسائل سے مہاتما بدھ کی تصاویر اکٹھا کیجیے اور انہیں ایک چارٹ کی شکل میں ترتیب دیجیے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

1۔ سال کے دوران مختلف سرگرمیوں میں ہندو دھرم کے ماننے والوں کی شمولیت اور انسانیت کے لیے ان کی خدمات بچوں کو بتائیے۔

2۔ بدھ مت کے بانی کے چیدہ چیدہ اقوال بچوں کو بتائیے۔

زَرتُشت

سخت سردی کا موسم تھا۔ بجلی بند تھی۔ سب لوگ آتش دان کے پاس بیٹھے آگ تاپ رہے تھے کہ دادی جان بولیں۔ بچو! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایک زمانے میں جنگل میں رہنے والے انسان کے ہاتھ سے پتھر گرا تو دوسرے پتھر کے ساتھ ٹکرانے سے آگ کے شعلے نکلے تو وہ انسان ڈر گیا۔ جب بار بار ایسا ہوا تو اس نے آگ پر قابو پانے کے لیے اس کے اوپر خشک پتے اور ٹہنیاں رکھ دیں تو ان کو آگ لگ گئی۔ لوگوں نے آگ کو طاقت ور سمجھتے ہوئے دیوتا ماننا شروع کر دیا اور اسے پوجنے لگے۔

ہزاروں سال پہلے زَرتُشت نے ایران میں زَرتُشت مذہب کی بنیاد رکھی۔ جس طرح دیگر مذاہب کی مقدس کتابیں ہیں اسی طرح اس مذہب کو ماننے والے گاتھا کو مقدس کتاب تسلیم کرتے ہیں۔

بچو! کیا آپ جانتے ہیں کہ زرتُشت کیا اعتقادات رکھتے ہیں؟ بچے بولے، نہیں دادی اماں! دادی اماں نے کہا اگر نہیں معلوم تو سُنو۔ زرتشت مذہب کے پانچ بنیادی اعتقادات ہیں:

(1) نیکی اور بدی کے الگ الگ خدا ہیں۔

(2) زندگی اچھے اعمال کے ساتھ گزارنی چاہیے۔

(3) انسان کے بس میں ہے کہ وہ نیکی کرے یا بدی۔

(4) بہتر زندگی گزارنے کے لیے ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا چاہیے۔

(5) خاندان کی بنیاد رکھنا اچھا سمجھا جاتا ہے۔

زرتشت مذہب کی اخلاقیات درج ذیل ہیں:

(1) زرتُشت محنت اور کوشش کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

(2) زرتُشت دنیا سے علیحدگی کی بجائے انسانوں کی خدمت کو پسند کرتے ہیں۔

(3) ان کے ہاں سچ بولنا اچھا سمجھا جاتا ہے۔

(4) وہ مُوذی جانوروں کو مارنا نیکی سمجھتے ہیں۔

(5) دھوکے اور فریب سے باز رہنا چاہیے۔

(6) زرتُشت رسم ورواج کی بجائے عمل کو ضروری سمجھتے ہیں۔

(7) وہ دوسروں کی مالی امداد کرنے کو اچھا سمجھتے ہیں۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1۔ زرتشت مذہب کی اخلاقیات تحریر کیجیے۔

2۔ زرتشت مذہب کے اعتقادات بیان کیجیے۔

(ب) مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

1۔ زرتشت مذہب کا آغاز کب ہوا؟

2۔ زرتشت مذہب کا آغاز کہاں سے ہوا؟

3۔ زرتشت کس کتاب کو مقدس مانتے ہیں؟

4۔ زرتشت، خاندان کی بنیاد رکھنا کیسا خیال کرتے ہیں؟

(ج) درست جوابات کی نشاندہی کیجیے۔

1۔ خدا کے بارے میں زرتشت کہتے ہیں۔

(ا) نیکی اور بدی کے الگ الگ خدا ہیں (ب) پیدائش اور نجات کے الگ الگ خدا ہیں

(ج) بڑی قوت ہے (د) ایک ہے

2۔ زرتشت مذہب کے مطابق زندگی گزارنا چاہیے۔

(ا) صبر کے ساتھ (ب) اچھے اعمال کے ساتھ

(ج) جیسے گزرتی ہے گزار لیں (د) کوشش کے ساتھ

3۔ زرتشت مذہب میں سچ بولنا سمجھا گیا۔

(ا) تعریف کے لائق (ب) بُرا (ج) اچھا (د) معمول کی بات

4۔ زرتشت دوسروں کی مالی امداد کو کیسا سمجھتے ہیں؟

(ا) اچھا سمجھتے ہیں (ب) پسند نہیں کرتے

(ج) ضروری ہو تو توجہ دیتے ہیں (د) اہم نہیں سمجھتے

5۔ زرتشت مذہب کے مطابق انسان کے بس میں ہے کہ

(ا) نیکی کرے یا بدی (ب) خیرات کرے

(ج) بھُلا دے (د) معاف کرے

(د) صحیح جملوں کے سامنے (ص) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیے۔

1۔ موذی جانوروں کو مارنا نیکی ہے۔

2۔ زرتشت انسانوں کی خدمت کو پسند کرتے ہیں۔

3۔ زرتشت عمل کو ضروری سمجھتے ہیں۔

4۔ زرتشت سچ بولنا اچھا سمجھتے ہیں۔

5۔ زرتشت کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے۔

سرگرمیاں

1۔ اپنی جماعت میں تین گروہ بنائیے۔ ہر گروہ سبق کے علیحدہ علیحدہ حصے منتخب کرے اور اپنے اپنے حصے کے بارے میں اہم نکات بیان کرے۔

2۔ تینوں گروہ اپنے اپنے حصے سے متعلق مذہب کی اہمیت کے بارے میں اہم نکات کے چارٹ بنائیں اور اُنھیں کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- سال کے دوران زرتشت مذہب کے بارے میں ہونے والی سرگرمیاں، بھلائی کے کام اور اس مذہب کے ماننے والوں کی کوششیں بچوں کو بتائی جائیں۔

2- زرتشت مذہب کے ماننے والوں کے اقوالِ زرّیں بچوں کے سامنے بیان کیجیے۔

یہودیت

مِس مارتھا نے کلاس میں آ کر بچوں سے کہا کہ کل ہم نے ایک قدیم مذہب یہودیت کے بارے میں پڑھا تھا اور آپ سب کو اُس سے متعلق مضمون لکھ کر لانے کو کہا گیا تھا۔ سب بچوں نے اپنے لکھے ہوئے مضامین بورڈ پر چسپاں کر دیے۔ مارگریٹ کا مضمون کلاس میں سب کو پسند آیا۔ آپ بھی اسے پڑھیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور حالاتِ زندگی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔ اُن کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ اُن میں سے یہودہ کی اولاد یہودی کہلائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یعقوبؑ (لقب اسرائیل) کی نسل سے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے اپنی شریعت دی تا کہ وہ یہودی قوم کی رہنمائی کر سکیں۔ آپ کی پیدائش اُس وقت ہوئی جب یہودی قوم مصریوں کی غلام تھی۔ اس وقت مصر کے بادشاہ فرعون کا حکم تھا کہ پیدا ہونے والا ہر یہودی لڑکا قتل کر دیا جائے۔

آپ کی پیدائش کے بعد آپ کی والدہ نے آپ کو ٹوکری میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا۔ اس ٹوکری کو فرعون کی بیوی حضرت آسیہؑ نے دیکھا تو وہ اسے محل میں لے گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے محل میں ہوئی اور آپ نے چالیس سال وہاں گزارے۔

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے کہ انھوں نے ایک مصری اور ایک یہودی کو آپس میں لڑتے دیکھا۔ آپ نے مصری کو مار دیا اور مِدیان (Midian) کو روانہ ہو گئے۔ آپ نے مِدیان میں دو لڑکیوں کے جانوروں کو پانی پلایا۔ بعد میں اُنہی میں سے ایک لڑکی سے آپ کی شادی ہو گئی۔

ایک دن آپ نے بکریاں چَراتے ہوئے ایک جھاڑی دیکھی جس کو آگ لگی ہوئی تھی۔ آپ اُسے دیکھنے آگے بڑھے تو آپ کو آواز آئی کہ میں تمہارا رب ہوں۔ یہ جھاڑی کی روشنی اُس کی ایک نشانی ہے۔ پھر آپ کو حکم ہوا کہ اپنا عصا زمین پر پھینک دیں۔ عصا سانپ بن گیا۔ دوبارہ اٹھانے کا حکم ہوا تو وہ عصا ہی تھا۔ اس کے بعد حکم آیا کہ اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھیں، جب بغل سے ہاتھ نکالا تو وہ چمک رہا تھا۔ غیبی آواز نے کہا کہ یہ تمہارے رب کی دو بڑی نشانیاں ہیں۔

آپ کو حکم دیا گیا کہ فرعون کے پاس جا کر اسے اللہ کی طرف بلائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں گئے اور اسے خدا کا پیغام پہنچایا۔ فرعون نے آپ کے مقابلے میں جادوگر بلائے۔ انھوں نے زمین پر اپنی لاٹھیاں پھینکیں جو سانپ بن گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں اپنا عصا زمین پر رکھا جو اژدھا بن کر ان چھوٹے چھوٹے سانپوں کو کھا گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوا کہ وہ مصر سے چلے جائیں۔ آپ اپنی قوم کو لے کر راتوں رات مصر سے روانہ ہوئے۔ فرعون نے پیچھا کیا آپ نے اللہ کے حکم سے سمندر میں عصا مارا اور سمندر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو راستہ دے دیا۔ اور جب فرعون اور اس کا لشکر گزرنے لگا تو وہ سمندر میں ڈوب گئے۔

یہودیت کی تعلیمات

توریت میں اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دس احکام دیے جو ساری یہودی تعلیم و عقائد کا نچوڑ ہیں:

1- تو میرے حضور غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

1- میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

2- تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا، نہ کسی چیز کی صورت بنانا، جو اُوپر آسمان میں یا زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تُو اُن اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا۔

3- تو اپنے خداوند کا نام بے فائدہ نہ لینا۔

4- تو یاد کر کے سبت (ہفتہ) کا دِن پاک ماننا۔

5- تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔

6- تو خون نہ کرنا۔

7- تُو زنا نہ کرنا۔

8- تو چوری نہ کرنا۔

9- تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

10- تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔

اُوپر دیے گئے دس احکام کو غور سے پڑھنے سے پتا چلتا ہے کہ پہلے چار احکام کا تعلق براہ راست خدا سے ہے جبکہ آخری چھ احکام انسانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں حقوقِ خدا اور انسانی حقوق پر مشتمل یہ خوبصورت قوانین اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیے تا کہ اُن کو یہودی قوم اپنی زندگی میں عمل میں لائے اور اللہ کی مرضی کو پورا کرے۔

یہودیت کی مقدس کتاب

یہودیت کی مذہبی کتاب توریت (Torah) ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل پانچ کتابیں شامل ہیں:

1- تکوین

2- خُروج

3- اَحبار

4- عدد

5- تثنیۂ شرع

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں مضمون لکھیے۔

2- یہودی مذہب کی تعلیمات تحریر کیجیے۔

(ب) مختصر جوابات لکھیے۔

1- یہودی قوم کس کی غلام تھی؟

2- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا زمین پر مارنے سے وہ کیا بن گیا؟

3- حضرت یعقوب علیہ السلام کے کتنے بیٹے تھے؟

4- حضرت موسیٰ علیہ السلام کس بادشاہ کے دربار میں گئے؟

5- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کو خدا کی طرف بلانے پر اس نے کیا کیا؟

6- فرعون کس طرح غرق ہوا؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے پیدائش کے بعد اُن کو کہاں رکھا؟

(ا) سمندر کے کنارے (ب) ندی کے کنارے

(ج) دریا کے کنارے (د) چشمہ کے کنارے

2- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتنے احکامات ملے؟

(ا) آٹھ (ب) دس (ج) بارہ (د) چودہ

3- یہودیوں کے نزدیک کون سا دن پاک ہے؟

(ا) ہفتہ (ب) اتوار

(ج) جمعہ (د) جمعرات

4- حضرت یعقوب علیہ السلام کے کتنے بیٹے تھے؟

(ا) چھ (ب) آٹھ (ج) دس (د) بارہ

5- توریت کس زبان کا لفظ ہے؟

(ا) عبرانی (ب) یونانی (ج) لاطینی (د) عربی

(د) صحیح جملے کے سامنے (ص) اور غلط جملے کے سامنے (غ) لکھیے۔

1- یہودی عقیدہ کے مطابق خدا کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔

2- فرعون نے لڑکیوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

3- حضرت یعقوب علیہ السلام کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔

4- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے محل میں پرورش پائی۔

5- اپنے پڑوسیوں کے گھر کا لالچ نہ کریں۔

سرگرمیاں

1- طلبہ اپنی جماعت میں تین گروہ بنائیں۔ایک گروہ یہودیت کا تعارف، دوسرا تعلیمات اور تیسرا عمومی باتوں کے بارے میں تیاری کر کے باقی ساتھیوں کو ان حوالوں سے معلومات دے۔

2- طلبہ یہودیوں کی طرف سے انسانی خدمت کے کاموں کی فہرست بنائیں۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

1- سال کے دوران یہودیوں کی طرف سے بھلائی کے کام، سرگرمیاں اور شخصیات کی خدمات بچوں کو بتائیے۔

2- یہودی مذہب کے ماننے والوں کے اقوال زرّیں بچوں کے سامنے بیان کیجیے۔

مسیحیت

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے میں ایف سی کالج میں پڑھایا کرتا تھا۔ وہاں کرسمس کا تہوار جوش وجذبے اور مذہبی عقیدت کے ساتھ منایا جاتا تھا۔ مسیحی اور مسلمان اساتذہ اور طلبہ اس میں شرکت کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع پر ہال کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ مذہبی گیت گائے جا رہے تھے۔ ٹیبلو پیش کیے گئے۔ بائیبل مقدس سے تلاوت کی گئی۔ تقریب کے آخر میں میرے میزبان مقصود مسیح نے موقع کی مناسبت سے مجھے کچھ کہنے کے لیے کہا۔ میں نے اپنی بات یہاں سے شروع کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور پیغمبر ہیں۔ ان کی ذات پر ایمان لانا میرے لیے ضروری ہے۔ مسیحیت کا آغاز خداوند یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے ہوا جو اس مذہب کے بانی ہیں۔ یسوع کے معنی ہیں نجات دلانے والا۔ مسیح کو ماننے والوں کو مسیحی اور ان کے مذہب کو مسیحیت کہا جاتا ہے۔ مسیحیت کے ماننے والے دنیا میں سب سے زیادہ ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کی پیدائش

خداوند یسوع مسیح کی پیدائش ایک معجزہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مقدسہ مریم ہے۔ آپ کی پیدائش کے وقت آسمان پر ایک ستارہ چمکا۔ مجوسیوں نے اس ستارے کو دیکھ کر یہ معلوم کیا کہ کوئی بادشاہ پیدا ہوا ہے۔ ستارے کے پیچھے چلتے چلتے وہ یروشلم پہنچے۔ وہاں کے بادشاہ سے ملے اور بتایا کہ ہم یہودیوں کے بادشاہ کو ملنا چاہتے ہیں جس کی ابھی پیدائش ہوئی ہے۔ بادشاہ یہ سن کر گھبرا گیا کہ میرے ہوتے ہوئے کوئی اور بادشاہ کیسے ہو سکتا ہے۔

مجوسی ستارے کے پیچھے چلتے ہوئے اس جگہ پہنچے جہاں خداوند یسوع مسیح کی پیدائش ہوئی تھی۔ انھوں نے خداوند یسوع مسیح کو سجدہ کیا اور تحائف پیش کیے اور کسی دوسرے راستے سے اپنے وطن واپس چلے گئے۔ مجوسیوں کے واپس نہ آنے پر بادشاہ نے دو سال تک کے تمام بچے قتل کروا دیے لیکن خداوند یسوع مسیح محفوظ رہے۔

تیس سال کی عمر میں خداوند یسوع مسیح نے منادی (تبلیغ) کرنا شروع کی کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ آپ بیماروں کو شفا دیتے، کوڑھیوں کو پاک صاف کرتے، بدروحوں کو نکالتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ آپ کے حکم سے طوفان بھی رک جاتے تھے۔

مسیحیت کی مقدس کتاب

مسیحیت کی مذہبی کتاب بائیبل مقدس ہے جس کے دو بڑے حصے ہیں، پرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ۔ پرانے

عہد نامہ میں توریت، زبور اور انبیاء کے صحائف شامل ہیں جبکہ نئے عہد نامہ میں خداوند یسوع مسیح کی تعلیم اور عقائد شامل ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات

خداوند یسوع مسیح نے اپنی زمینی زندگی میں اپنے پیروکاروں کو بہت سی باتوں کی تعلیم دی جن میں سے چند یہ ہیں:

1- خدا کو ہر چیز سے زیادہ دوست رکھو۔

2- اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرو۔

3- نیک کام لوگوں کو دکھانے کے لیے مت کرو۔

4- دعا لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ مانگو۔

5- روزہ میں اپنی صورت اداس مت بناؤ۔

6- مال و دولت کا لالچ نہ کرو۔

7- قَسم مت کھاؤ۔

8- ماں باپ کی عزت کرو۔

9- اپنے دشمنوں سے بھی پیار کرو۔

10- اپنے ستانے والوں کے لیے بھی دعا کرو۔

مسیحی عقائد

1- مسیحی ایک خدا کو مانتے ہیں

2- مسیحی تثلیث کو مانتے ہیں جس میں باپ، بیٹا اور روح القدس شامل ہیں۔

3- خداوند یسوع مسیح کو مصلوب کیا گیا۔

4- خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے گناہوں سے نجات ملتی ہے۔

5- نجات پانے کے بعد نیک کام کرنا ضروری ہیں۔

6- خداوند یسوع مسیح ایک دن دوبارہ واپس آئیں گے تاکہ دنیا کی عدالت کریں۔

7- قیامت کے دن لوگوں کو جزا اور سزا ملے گی۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- مسیحیت کا تعارف تفصیلاً لکھیے۔

2- خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے بارے میں بتائیے۔

(ب) مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

1- یسوع کے معنی لکھیے۔

2- خداوند یسوع مسیح کی والدہ کا کیا نام ہے؟

3- مجوسی، خداوند یسوع مسیح کو کیوں تلاش کرنے آئے تھے؟

4- بائیبل مقدس کے کتنے حصے ہیں؟

5- مسیحیت میں خدا کا تصور کیا ہے؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1- ذیل میں دیے گئے نکات میں سے کس کا تعلق مسیحیت کے احکامات سے ہے؟

(ا) خدا کو دوست رکھو (ب) بتوں کی پوجا کرو (ج) عبادت نہ کرو (د) غیر کے مال کی خواہش کرو

2- بائیبل مقدس کے کتنے حصے ہیں؟

(ا) 2 (ب) 4 (ج) 6 (د) 8

3- یسوع کے معنی ہیں

(ا) رہنما (ب) پیغمبر (ج) رسول (د) نجات دہندہ

4- مجوسیوں کے واپس نہ آنے پر بادشاہ نے کس عمر کے بچے قتل کروا دیے؟

(ا) دو سال (ب) چار سال (ج) پانچ سال (د) چھ سال

5- مجوسی مقدسہ مریم کے پاس کیسے پہنچے؟

(ا) ستارے کے پیچھے چلتے ہوئے (ب) پوچھ کر

(ج) لوگوں کی رہنمائی سے (د) اندازے سے

(د) مسیحیت کے تصورات کے مطابق صحیح جملے کے سامنے (ص) اور غلط جملے کے سامنے (غ) لکھیے۔

1-اپنے واسطے زمین پر مال جمع کرو۔

2-ماں باپ کی عزت کرو۔

3-لوگوں کو دکھانے کے لیے دعا کرو۔

4-اپنے ستانے والوں کے لیے بددعا کرو۔

5-اپنے پڑوسیوں سے لڑائی نہ کرو۔

(ہ) خالی جگہ پُر کریں۔

1-قسم _____ کھاؤ۔

2-مسیحیت کی مقدس کتاب _____ ہے۔

3-خداوند یسوع مسیح کی والدہ ماجدہ کا نام _____ ہے۔

4- مجوسی _____ کے پیچھے چلتے ہوئے خداوند یسوع مسیح تک پہنچ گئے۔

5-اپنے دشمنوں سے _____ کرو۔

سرگرمیاں

1۔ سال بھر میں ہونے والی مسیحی تقریبات پر مشتمل ایک پیراگراف لکھیے۔

2۔ کرسمس پر ہونے والی تقریبات کا تصویری خبرنامہ بنائیے۔

3۔ طلبہ تین گروپوں میں تقسیم ہو جائیں، گروپ اول مسیحیت کا تعارف، گروپ دوئم احکامات اور گروپ سوئم مسیحی عقائد کے بارے میں بتائے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

1۔ مسیحیوں کے مذہبی تہواروں کے بارے میں بچوں کو بتائیے۔

2۔ خداوند یسوع مسیح اور ان کے شاگردوں کے اقوال زرّیں بچوں کو بتائیں۔

اسلام

دادا جان جمعہ کی نماز پڑھ کر گھر پہنچے تو دوپہر کا کھانا تیار تھا۔ سب نے مل کر کھانا کھایا۔ پھر دادا جان کہنے لگے، بھئی! آج مولانا صاحب نے بہت معلوماتی تقریر فرمائی۔ اُنہوں نے کہا کہ اسلام میں زندگی گزارنے کے راہنما اصول موجود ہیں۔ یہ اصول مسلمانوں کے لیے لازمی قرار دیے گئے ہیں۔

خدیجہ نے کہا، دادا جان میری ٹیچر نے بتایا تھا کہ اسلام سلامتی کا مذہب ہے۔ دادا جان نے کہا بالکل صحیح۔ اسلام کے معنی سلامتی اور سپردگی کے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری زندگی امن اور سلامتی کا درس دیا۔

بچے بولے، دادا جان آپ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بارے میں کچھ بتائیں۔

دادا جان نے کہا! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے ایک شہر مکہ مکرمہ میں 571ء میں پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق عرب کے ایک معزز قبیلہ قریش سے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کا نام حضرت عبد اللہ تھا۔ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے چند ماہ قبل وفات پا گئے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے کچھ سال بعد وفات پا گئیں۔ عرب کے رواج کے مطابق حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ دادا حضرت عبد المطلب نے پرورش کی لیکن وہ بھی جلد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ دادا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی۔

عرب کی ایک مالدار خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجارت کرتی تھیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے اپنا کاروبار سنبھالنے کی ذمہ داری دی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایمانداری اور سچائی سے متاثر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کی۔

رابعہ نے دادا سے پوچھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کیسے ملی؟ دادا جان نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں چلے جاتے اور گھنٹوں غور و فکر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں پیغمبری عطا ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدا میں تبلیغ کا سلسلہ خفیہ رکھا۔ اس دوران میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیقہ حیات حضرت خدیجہؓ دوست حضرت ابو بکر صدیقؓ، چچا زاد بھائی حضرت علیؓ اور منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ نے اسلام قبول کیا۔ کھلم کھلا تبلیغ پر قریش کا قبیلہ مسلمانوں کا دشمن ہو گیا۔ ان کے ظلم کی وجہ سے کچھ مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ظلم سہنا پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین سال تک شعب ابی طالب میں رہنا پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظلم برداشت کیے اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ کی طرف

ہجرت کی۔

قریش اپنی دشمنی سے باز نہ آئے۔ ہجرت کے آٹھ سال بعد اسلام غالب آیا اور قریش دب گئے۔ فتح مکہ پر ہر کسی کو معاف کر دیا گیا۔ تئیس سالہ تبلیغ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے۔ اس وقت عرب میں اسلام پوری طرح پھیل چکا تھا۔

رابعہ نے پوچھا کہ مسلمانوں کے اہم عقائد کون کون سے ہیں؟

دادا جان نے کہا کہ آپ لوگ ابھی تک تھکے نہیں؟ سب بچوں نے کہا کہ دادا جان ہم بالکل نہیں تھکے۔ دادا جان بولے کہ مسلمانوں کے اہم عقائد یہ ہیں:

1۔ اللہ پر ایمان لانا۔
2۔ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا۔
3۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا۔
4۔ اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا۔
5۔ قیامت کے دن پر ایمان لانا۔

اسلام کی تعلیمات

اسلام ایک اللہ پر یقین رکھنے والوں کا مذہب ہے۔ مسلمان اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ انسان کی بڑائی کا معیار تقویٰ اور نیکی کو مانا جاتا ہے۔ قرآن عربی زبان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔

بات مکمل کرتے ہوئے دادا جان نے بچوں سے پوچھا کہ ان ساری باتوں سے آپ نے کیا سیکھا؟

ارسل بولا، دادا جان! آج ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ ہمارا مذہب اسلام ہمیں دین و دنیا کے متعلق ہر قسم کی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

دادا جان نے کہا کہ ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ زندگی گزارنے کے لیے اچھے اصولوں کو اپنائیں۔ ان میں سے چند ایک مَیں آپ کو نوٹ کرواتا ہوں۔

☆ بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو۔

☆اپنی غلطیوں کو مان کر اپنی اصلاح کرو۔

☆ہر انسان سے خندہ پیشانی سے ملو کیونکہ یہ بھی نیکی ہے۔

☆شکر کرو کیونکہ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ شکر ادا کرنے والوں کو زیادہ دے گا۔

☆اپنے سارے معاملات اللہ کے حوالے کر دو۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1۔اسلام کا تعارف تحریر کیجئے۔

2۔مسلمانوں کے عقائد مختصراً تحریر کیجئے۔

(ب) مختصر جوابات لکھیے۔

1۔قریش کے ظلم کی وجہ سے مسلمانوں نے کہاں ہجرت کی؟

2۔ہجرت کے کتنے سال بعد اسلام غالب آیا؟

3۔فتح مکّہ پر قریش کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

4۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے سال تبلیغ کی؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب پیدا ہوئے؟

(الف) 571ء (ب) 575ء (ج) 580ء (د) 585ء

2۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدا میں پرورش کس نے کی؟

(الف) والدہ نے (ب) دادا نے (ج) چچا نے (د) ماموں نے

3۔اسلام میں عزت اور بڑائی کا معیار کیا ہے؟

(الف) تقویٰ (ب) دولت (ج) دنیا (د) تعلقات

(د) صحیح جملوں کے سامنے (ص) اور غلط جملوں کے سامنے (غ) لکھیے۔

1۔ اللہ تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

2۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیس سال اسلام کی تبلیغ فرمائی۔

3۔ ایک اللہ پر ایمان لانا تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔

4۔ مسلمان یومِ قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔

5۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے۔

(ہ) خالی جگہ پر کیجئے۔

1۔ مسلمانوں کے اہم عقائد میں ایک _____ پر یقین لانا شامل ہے۔

2۔ انسان کی بڑائی کا معیار _____ ہے۔

3۔ سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش _____ نے کی۔

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر _____ سال ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملی۔

سرگرمیاں

1۔ مسلمانوں کے مذہبی تہواروں کی فہرست بنائیے۔

2۔ مسلمانوں کے مذہبی تہواروں کے بارے میں اخباری خبروں پر مشتمل ایک کتابچہ بنائیں۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

1۔ دوران سال مسلمانوں کی مذہبی سرگرمیوں کو بچوں کے سامنے بیان کریں۔

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور صحابہ کرامؓ کے اقوال بھی بچوں کے سامنے پیش کیے جائیں۔

3۔ کلاس کو چار گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک گروہ مسلمانوں کی تاریخ، دوسرا تعلیمات، تیسرا عقائد اور چوتھا مسلمانوں کی خدمات پر روشنی ڈالے۔

سکھ مذہب

ہم بادشاہی مسجد کی سیر کو گئے تو بچوں نے بہت سارے دوستوں کو خاص قسم کی پگڑیوں اور کلائیوں میں کڑے پہنے دیکھا۔ بچوں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ والد صاحب نے جواب دیا یہ سکھ مذہب کے ماننے والے دوست ہیں بچوں نے سوال کیا یہ پاکستان میں کیوں ہیں؟ والد صاحب بولے سکھوں کے مذہبی مقامات ہندوستان کی نسبت پاکستان میں زیادہ ہیں۔ گرونانک جی کے جنم استھان (جائے پیدائش) کی وجہ سے سکھ ہر سال ننکانہ صاحب آتے ہیں، ننکانہ صاحب بھی سکھوں کی متبرک جگہ ہے جہاں سکھ ساری دنیا سے متھا ٹیکنے آتے ہیں۔ سکھ ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔

پاکستان آنے والے جتھے میں شامل گورمیت سنگھ جی سے ان کے مذہب کے بارے میں جاننے کی خواہش نے ہمیں ان کا انٹرویو لینے پر مجبور کیا۔ یہ تحریر ان کی بات چیت کا خلاصہ ہے۔ آپ بھی پڑھیے اور جانیے کہ دنیا کا ہر مذہب اچھائی کی تعلیم دیتا ہے۔

سکھ مذہب کے بانی بابا گورونانک جی ہیں۔ بابا جی نے اس مذہب کا آغاز پندرہویں صدی میں پنجاب سے کیا۔ یہ ایک خدا پر یقین رکھنے والوں کا مذہب ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ دنیا کا پانچواں بڑا مذہب ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ سکھ مشرقی پنجاب (ہندوستان) میں رہتے ہیں۔ اس مذہب کا فلسفہ گورمت کہلاتا ہے۔ سکھ مذہب کے نو گورو بابا گورونانک جی کے بعد آئے۔

ہر سکھ ایک سَنت سپاہی ہوتا ہے جس کا کام ہے کہ وہ گورو گرنتھ صاحب (سکھوں کی مذہبی کتاب) کے مطابق اپنے اندر خوبیاں پیدا کرے، افراد کو حقوق حاصل کرنے میں رنگ، نسل، مذہب اور ذات کے فرق کے بغیر مدد کرے۔

سکھوں کے عقیدے کے مطابق خدا نے اپنی مرضی سے اس دنیا کو پیدا کیا، خدا نہ مرد ہے اور نہ عورت۔ اس نے نہ کسی کو جنا اور نہ ہی اُس کو کسی نے جنا۔ گورونانک جی کے مطابق الہام کے ذریعے خدا اور بندے کے درمیان تعلق ممکن

ہے۔ گورو گوبند سنگھ جی نے فرمایا کہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے۔ سکھ مذہب میں سب برابر ہیں۔ اسی وجہ سے سکھ خواتین بھی مذہبی عبادات میں راہبر کا کردار ادا کر سکتی ہیں سکھ مذہب میں گورو کا لفظ استاد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سکھ مذہب کی مذہبی کتاب (گورو گرنتھ صاحب) کو بھائی گورو داس جی نے گورو ارجن دیو جی مہاراج کی راہنمائی میں مکمل کیا۔ یہ مذہبی کتاب گورمکھی (پنجابی) میں لکھی گئی۔

سکھوں کے عقائد

1- سکھ ہر کسی کی بے لوث خدمت کرے۔

2- گورو گرنتھ صاحب کا روز پاٹ (عبادت) کیا جائے۔

3- گورودوارہ سے لنگر بھی عبادت سمجھ کر کھایا جائے۔

4- سکھ روزہ رکھنے اور یاترا کرنے سے باز رہیں۔

5- سکھ بال نہ کٹوائیں۔

6- سکھ کسی قسم کی نشہ آور اشیاء استعمال نہ کریں۔

7- میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ اخلاقی وفاداری نبھائیں۔

8- سکھ مذہب میں توہم پرستی کی اجازت نہیں۔

9- شوہر کے ساتھ زندہ آگ میں جل مرنا اور تہواروں پر جانوروں کی قربانی بھی سکھ مذہب میں منع ہے۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- سکھ مذہب کا تعارف تحریر کیجیے۔

2- سکھ مذہب کے عقائد بیان کیجیے۔

(ب) مختصر جوابات لکھیے۔

1- سکھ مذہب کے بانی کون تھے؟

2- سکھ مذہب کا آغاز کب اور کہاں سے ہوا؟

3- سکھ مذہب کے کیا معنی بتائے جاتے ہیں؟

4- گورو جی مہاراج کے مطابق خدا اور بندے کے درمیان تعلق کس ذریعے سے ممکن ہے؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- گورونانک جی مہاراج کے مطابق خدا اور بندے میں تعلق پیدا ہوسکتا ہے۔

ا۔ الہام کے ذریعے　　ب۔ مذہبی کتاب کے ذریعے

ج۔ موسموں کی تبدیلی سے　　د۔ پھل پھول پکنے سے

2- گورو گوبند سنگھ جی نے بتایا کہ انسان

ا۔ آزاد پیدا ہوا ہے　　ب۔ آزاد پیدا نہیں ہوا

ج۔ پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے　　د۔ جو چاہے کرسکتا ہے

3- سکھ مذہب سب کو

ا۔ یکساں قرار دیتا ہے　　ب۔ یکساں قرار نہیں دیتا

ج۔ خدا کا بندہ مانتا ہے۔　　د۔ نیک تسلیم کرتا ہے۔

4- سکھوں کے عقیدے کے مطابق خدا

ا۔ مرد ہے　　ب۔ عورت ہے

ج۔ نہ عورت ہے نہ مرد ہے　　د۔ غیر واضح ہے

5- سکھ مذہب دنیا کا بڑا مذہب ہے

ا۔ پانچواں　　ب۔ چوتھا　　ج۔ تیسرا　　د۔ دوسرا

(د) صحیح جملے کے سامنے (ص) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیے۔

1- سکھ گوردوارہ سے لنگر کھانا بھی عبادت ہے۔

2- سکھوں کو روزہ رکھنے اور یاترا کے لیے جانے سے منع کیا جاتا ہے۔

3- سکھ چرس استعمال کرسکتے ہیں۔

4- سکھ مذہب میں توہم پرستی کی اجازت نہیں۔

5- بیوی کو شوہر کے ساتھ زندہ جل مرنے کی اجازت ہے۔

سرگرمیاں

1- طلبا و طالبات تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک گروہ سکھ مذہب کا تعارف، دوسرا عقائد اور تیسرا گوردواروں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرے اور یہ معلومات تمام ہم جماعتوں کے سامنے پیش کی جائیں۔

2- تینوں گروہوں کی معلومات کو یکجا کر کے ایک چارٹ کی شکل دی جائے اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- سکھوں کی دورانِ سال مذہب، امن، بھائی چارے اور رواداری سے متعلق خدمات کے بارے میں بچوں کے علم میں اضافہ کریں۔

2- سکھوں کے گوروؤں اور معروف شخصیات کے اقوال بچوں کو بتا کر ان کی معلومات میں اضافہ کیا جائے۔

باب 2 ہندو دھرم

ہندو دھرم دنیا کا قدیم ترین مذہب بتایا جاتا ہے۔ میرے ساتھ ایک صاحب ملازمت کرتے تھے۔ یہ صاحب ہندومت سے تعلق رکھتے تھے۔ میری خواہش تھی کہ میں اپنے دوست کے مذہب کے بارے میں جان سکوں۔ طے یہ پایا کہ چھٹی والے دن ہم تاج محل ہوٹل میں دوپہر کا کھانا کھائیں گے۔ کھانے کے دوران کھل کر بات چیت بھی کریں گے۔ میں وقت مقررہ پر ہوٹل پہنچ گیا۔ میرا دوست وہاں میرا انتظار کر رہا تھا۔ دونوں نے اپنی اپنی پسند کے کھانے کا آرڈر دیا۔ اس کے بعد میں نے بات شروع کی کہ ہندو مذہب کتنا پرانا ہے؟ میرے دوست رام لال نے کہا کہ ہمارا مذہب بہت پرانا ہے لیکن وہ اس کی جڑ اور تاریخ کے بارے میں نہیں بتا سکتا۔

ہندو دھرم میں 33 کروڑ دیوی دیوتا ہیں۔ ہندومت نے تین بڑے خدا مقرر کیے۔ ان میں برہما، شیو اور وِشنو شامل ہیں۔ ہندوؤں میں ذات پات کا تصور موجود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ویدوں میں لکھا ہوا ہے کہ برہمن پرماتما (خدا) کے منہ سے، کَشَترِی بازوؤں سے، ویش رانوں سے اور شودر پاؤں (چَرَن) سے پیدا ہوئے ہیں۔ وید کے لیے برہمن، حکومت کے لیے کَشَترِی، کاروبار کے لیے ویش اور دکھ اٹھانے کے لیے شودر پیدا ہوئے ہیں۔ چاروں قسم کے لوگوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ذمہ داریاں مثلاً برہمن اپنے اور دوسروں کے لیے چڑھاوے چڑھائیں۔ کَشَترِی لوگوں کی حفاظت کریں، ویش اناج اگائیں اور شودر باقی تینوں کی خدمت کریں۔

میرے دوست کچھ سمجھ میں آئی بات؟ رام لال نے کہا۔ میں نے کہا کہ اپنے بنیادی تین خداؤں کے بارے میں بھی بتائیں۔ رام لال بولے ٹھیک ہے۔ تو سنیں! سب سے پہلے ہم برہما کی بات کرتے ہیں۔

برہما: رام لال نے کہا کہ برہما دیوتا کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کو پیدا کیا۔ اس دیوتا کے نام پر بہت کم مندر بنائے گئے ہیں۔ یہ دیوتا ایک روح ہے۔ ہر ہندو اس روح میں جذب ہونا چاہتا ہے۔ اس دیوتا کے چار ہاتھ اور سر دکھائے جاتے ہیں۔ اس مجسمے کے ایک ہاتھ میں تَرشُول، دوسرے میں کلمنڈل تیسرے

میں مالا (تسبیح) اور چوتھے میں وید ہوتا ہے۔ برہما اپنی دھرم پتنی (بیوی) سَرسوَتی کے ساتھ رہتے ہیں۔

وِشنُو: دوسرے دیوتا وشنو ہیں۔ انہیں ویدوں میں اعلیٰ خدا بتایا گیا ہے۔ اُن کی اہمیت شیو سے زیادہ ہے۔ وہ چیزوں کی حفاظت اور رحم کے دیوتا ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس دیوتا کو قربانیوں، چڑھاوؤں، منتروں اور دعاؤں کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہونے پر منایا جا سکتا ہے۔ وشنو اچھے انسانوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کے کام بھی کرتے ہیں۔ جتنے بھی اچھے ہندو گزرے ہیں ان میں وشنو کی روح داخل ہوگئی تھی۔

جب حالات خراب ہوجاتے ہیں تو وِشنو کو بھیجا جاتا ہے۔ وشنو کی مورتی کے چار ہاتھ دکھائے جاتے ہیں۔ ایک میں سنکھ، دوسرے میں گرز، تیسرے میں سودرشن چکر، اور چوتھے میں پَدَم (کنول) دکھایا جاتا ہے۔ وشنو کی سواری انسان اور جانور کا مرکب ہے۔ وشنو کی دھرم پتنی لکشمی دولت کی دیوی ہیں۔ وشنو کے ماننے والے ماتھے اور سر پر تلک سَندُور کا نشان لگاتے ہیں۔

شِیو: شیو نَاش (تباہ) کرنے والے دیوتا ہیں۔ اس دیوتا کے چہرے پر ایک تیسری آنکھ بھی ہے۔ جب یہ دیوتا اس آنکھ سے گھورتے ہیں تو آگ اگلنا شروع ہوجاتی ہے۔ شیو کی بیوی کا نام پاروتی ہے۔

میرے بھائی اب کچھ سمجھ پائے؟ رام لال نے پوچھا۔

میں نے رام لال کا شکریہ ادا کیا اور کہا کو کہا آپ نے بہت قیمتی معلومات دیں۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- ویدوں کے مطابق چار ذاتوں کے لوگوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

2- ہندوؤں کے تین بنیادی دیوتا کون کونسے ہیں؟

(ب) مختصر جواب تحریر کریں۔

1- برہما کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

2- وشنو کس چیز کے دیوتا ہیں؟

3- شیو کو کس چیز کا دیوتا کہا جاتا ہے؟

4- ہندومت میں کتنے دیوی دیوتا ہیں؟

5- برہما کی دھرم پتنی (بیوی) کون ہیں؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- وشنو کی مورتی کے کتنے ہاتھ دکھائے گئے ہیں؟

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 6

2- ہندوؤں کے بنیادی خدا کتنے ہیں؟

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

3- برہما دیوتا کی دھرم پتنی کا نام

(الف) لکشمی (ب) سرسوتی

(ج) پاروتی (د) حُسن کی دیوی

4- ہندو دھرم میں کتنے دیوی دیوتا ہیں؟

(الف) 31 کروڑ (ب) 32 کروڑ

(ج) 33 کروڑ (د) 34 کروڑ

5- کس دیوتا کے نام پر بہت کم مندر ہیں؟

(الف) برہما (ب) وشنو (ج) شیو (د) بھگوان

(د) صحیح جملوں کے سامنے (ص) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیں۔

1- شیو کے چہرے پر تین آنکھیں ہیں۔

2- شودر اناج اگانے کے ذمہ دار ہیں۔

3- ہندو دھرم بہت قدیم مذہب ہے۔

4- ویش کا کام لوگوں کی حفاظت کرنا ہے۔

5- برہما کے ایک ہاتھ میں چمچ ہوتا ہے۔

(ہ) خالی جگہ پر کریں۔

1- وشنو کی..... انسانی جسم میں داخل ہو سکتی ہے۔

2- ہر ہندو کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ..... کا حصہ بن جائے۔

3- پاروتی..... کی دھرم پتنی ہیں۔

4- شیو..... کے دیوتا ہیں۔

5- برہما کی بیوی..... ہیں۔

سرگرمیاں

1: طلبہ ہندو دھرم کی کسی ایک مذہبی تقریب کی تصاویر اکٹھی کر کے چارٹ بنائیں اور کلاس میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- بچوں کو ہندوؤں کے مختلف تہواروں کے بارے میں بتائیے کہ یہ تہوار کیوں منائے جاتے ہیں؟

2- ہر تہوار منانے والوں کی تصاویر کو اکٹھا کر کے ایک چارٹ مکمل کروائیے۔

3- بچوں کو عجائب گھر لے جا کر مختلف مورتیاں دکھائیے۔

ہندوؤں کی مقدس کتابیں

میرے ایک دوست شری راجیش ہیں۔ایک ملاقات پر میں نے ان سے فرمائش کی کہ وہ مجھے اپنے مذہب کی مقدس کتابوں کے بارے میں بتائیں۔شری راجیش نے کہا کہ آپ تشریف رکھیے میں آپ کو ابھی بتائے دیتا ہوں۔ ہندودھرم کی کتابوں کو آپ دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ایک وہ کتابیں جو کانوں سے سنی گئی معلومات ہیں۔دوسری کتابوں میں بڑوں سے پہنچنے والا علم دیا گیا ہے۔پہلے حصے میں وید ہیں اور باقی کتابوں میں ویدوں کے علاوہ مقدس علم ہے۔

وید سے مراد ہے جاننا سوچنا اور موجود ہونا۔وید کا مقصد دیوتاؤں کی تعریف اور التجا ہے۔ہر لکھنے والے نے اپنی کتاب کے شروع میں اس کے لکھے جانے کی وجہ بتائی ہے۔چاروں ویدوں کا آغاز آگ، ہوا، سورج اور پانی سے ہوتا ہے۔رَگ وید کا آغاز آگ سے ہوتا ہے۔یہ آگ کی پرستش سکھاتا ہے۔آگ کی پرستش دولت کے حصول اور ترقی کا باعث بنتی ہے۔آگ کے بعد اِندر دیوتا کی تعریف کی جاتی ہے جو دوسروں کی دولت قبضہ میں کر لیتا ہے۔سورِیا ہری بھری فصلوں کو پکاتا ہے۔تقسیم کے لحاظ سے وید چار ہیں۔

1- رَگ وید

یہ سب سے پرانا وید ہے۔اس میں دیوی، دیوتاؤں کو مخاطب کر کے دعائیں کی گئی ہیں۔یہ وید نظم کی شکل میں ہے۔اور اس میں دس ہزار منتر ہیں۔

2- یجُر وید

یہ وید قربانیوں کے موقع پر گایا جاتا ہے۔سارا وید رگ وید سے لیا گیا ہے۔

3- سام وید

اس وید میں صرف گیت اور راگ ہیں۔یہ رگ وید سے تقریباً آدھا ہے۔

4- اتھر وید

اس میں چھ ہزار منتر ہیں۔اس میں آدھے وید منتر ہیں اور اس کا زیادہ حصہ جادو سے متعلق ہے۔

ہر وید تین حصوں میں تقسیم ہے۔ایک حصے میں دیوی دیوتاؤں کو مخاطب کیا گیا ہے۔دوسرے حصہ میں منتروں کی تشریح اوران کا استعمال بتایا گیا ہے اور تیسرا حصہ جنگلوں میں جا کر پڑھا جاتا ہے۔

شری راجیش بولے کہ اب ہم بات کرتے ہیں۔ان شاستروں (کتابوں) کی جو ہونہار شاگروں نے اپنے گروؤں کی باتیں سن کر لکھیں۔یہ دوسرے درجے کی کتابیں ہیں۔ان میں استادوں کے 108 خطبے ہیں۔

ان شاستروں (اپنشدوں) میں ایشور (خدا) کے وجود کو تسلیم کیا گیا ہے۔اسے پیدا کرنے والا، حاکم، مالک اور تباہ کرنے والا بتایا گیا ہے۔وہی نیکوں کو جزا دیتا ہے اور برے لوگوں کو سزا دیتا ہے۔اس کا جسم تمام جسموں کا مجموعہ ہے۔ اس کا دماغ سارے دماغوں کا مجموعہ ہے۔وہی سب کے ہاتھوں سے کام کرتا، سب کی آنکھوں سے دیکھتا اور سب کے کانوں سے سنتا ہے۔ ایشور میں تمام صفات پائی جاتی ہیں۔

دنیا کی پیدائش کے بارے میں اپنشد بتاتے ہیں کہ پیدا کرنے والے نے دنیا کو اپنے اندر سے پیدا کیا جیسے زمین سے پودے اُگتے ہیں اور مکڑی جالا بناتی ہے۔

انسانی دماغ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ بہت کمزور ہے اور تمام حقیقتیں نہیں جان سکتا۔اپنشد کا دوسرا سبق یہ ہے کہ برہما کائنات کی سب سے بڑی قوت ہیں۔وہ کسی کو سزا نہیں دے سکتے۔انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے دنیا میں بار بار جنم لیتا ہے۔آتما سے انسان کو خود کو پہچاننا چاہیے تاکہ وہ ایشور کو پہچان سکے۔

مہابھارت

یہ بھی نظموں کا مجموعہ ہے۔اس کتاب میں ایک لاکھ سے زیادہ اشلوک (اشعار) ہیں۔ ویدِ یاس جی نے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس کتاب میں کوروؤں اور پانڈووں کی مشہور جنگ کا ذکر بھی ہے۔مہا بھارت کو ویدوں پر اہمیت دی جاتی ہے۔کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی اس کتاب کا ایک حصہ بھی پڑھ لے تو اس کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب آسمان پر لکھی گئی اور اسے زمین پر بھیجا گیا ہے۔

رامائن

یہ کتاب کئی ہزار سال پہلے لکھی گئی۔ ہندو اس کتاب کو پڑھنا ثواب سمجھتے ہیں۔ جو اس کتاب کو سنسکرت میں نہیں پڑھ سکتے وہ اسے ہندی میں پڑھتے ہیں۔

یہ مذہبی کتاب چوبیس ہزار اشلوکوں اور سات حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کے دوسرے سے چھٹے حصے تک رام چندر جی کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ پہلے اور ساتویں حصے میں رام چندر جی کو ایشور کا اوتار بتایا گیا ہے۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- ہندوؤں کی مقدس کتابوں کو کیوں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؟

2- وید سے کیا مراد ہے؟

(ب) مختصر جواب تحریر کیجیے۔

1 وید کے کیا معنی ہیں؟

2- رگ وید میں کیا لکھا گیا ہے؟

3- یجر وید کب گایا جاتا ہے؟

4- سام وید کی تاریخی اہمیت کیا ہے؟

5- اتھر وید میں کتنے منتر ہیں؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1- ہندو دھرم کی پہلی قسم کی کتابیں کون سی ہیں؟

ا۔ کانوں سے سنی گئی معلومات　　ب۔ بڑوں سے پہنچنے والا علم

ج۔ مقدس علم　　د۔ پہلے سے موجود علم کا بیان

2- وید کے کیا معنی ہیں؟

ا۔سوچنا　　ب۔ پانا

ج۔ کھونا　　د۔ جاننا

3- وید لکھنے کا مقصد کیا تھا؟

ا۔دیوتاؤں کی تعریف　　ب۔ آگ کی تعریف

ج۔ پانی کی تعریف　　د۔ سورج کی تعریف

4- رگ وید کیسا وید ہے؟

ا۔جدید وید　　ب۔ عام وید

ج۔ پرانا وید　　د۔ اہم وید

5- یجر وید کیسا وید ہے؟

ا۔قربانیوں کے موقع پر گایا جاتا ہے　　ب۔ سارا وید رگ وید سے لیا گیا ہے

ج۔ جدید وید ہے　　د۔ پرانا وید ہے

6- وہ کتابیں جو ہونہار شاگردوں نے اپنی گروؤں کی باتیں سن کر لکھیں کیا کہلاتی ہیں؟

ا۔اپنشد　　ب۔ وید

ج۔ مہابھارت　　د۔ رامائن

د: صحیح جملوں کے سامنے (ص) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیے۔

1- سام وید رگ وید سے تقریباً آدھا ہے۔

2- رگ وید میں دیوی دیوتاؤں کو مخاطب کر کے دعائیں کی گئی ہیں۔

3- اپنشدوں میں خدا کے وجود کو تسلیم کیا گیا ہے۔

4- اپنشد بتاتے ہیں کہ پیدا کرنے والے نے دنیا کو اپنے اندر سے پیدا کیا ہے۔

5- اپنشد کا دوسرا سبق یہ ہے کہ برہما کائنات کی سب سے بڑی قوت ہیں۔

ر: خالی جگہ پر کیجیے۔

1- مہابھارت میں ..... سے زیادہ اشعار ہیں۔

2- مہابھارت کے ..... حصے ہیں۔

3- ہندو مہابھارت کو پڑھنا ..... سمجھتے ہیں۔

4- رامائن ..... سال پہلے لکھی گئی۔

5- جو شخص رامائن سنسکرت میں نہ پڑھ سکے وہ اسے ..... میں پڑھتا ہے۔

ہندو دھرم کے بنیادی تصورات

میرے بیٹے اریب کے ایک دوست جو ناروے میں ان کے ساتھ پڑھتے ہیں مذہبی اعتبار سے ہندو ہیں۔ اتفاقاً یہ دوست اپنے ملک جاتے ہوئے ہم سے ائیر پورٹ پر ملے۔ دونوں کی پروازوں میں بہت وقت تھا۔ میں نے اس سے پوچھا بیٹا راجیش آپ ایک روشن خیال اور اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص ہیں۔ ہمیں اوم، برہما اور مکتی کے تصورات کے بارے میں تو بتائیں۔ راجیش کھانے کا آرڈر دے کر اریب کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھ گئے اور میں دوسرے پر۔

راجیش بولے انکل سُنیئے۔ اوم کی ہندومت میں بہت اہمیت ہے۔ یہ ایک متبرک اشارہ ہے اس ذات کے لیے جو ہر جگہ موجود ہے۔ اور جس کے پاس ساری طاقت ہے۔ برہما کو سمجھنا ذرا مشکل ہے۔ اوم برہما کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے جو ہمارے جسم میں سانس کی طرح داخل ہوتا اور نکلتا ہے۔

ہندو اپنا سفر اور ہر کام اوم سے شروع کرتے ہیں۔ اسے تحریر کے شروع میں لکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ امتحانی پرچوں کے شروع میں اوم لکھا جاتا ہے۔ ہندو اوم کے نشان کو لاکٹ کے طور پر گلے میں بھی پہنتے ہیں۔ مندروں پر بھی اوم کا نشان سجایا جاتا ہے۔ پیدا ہونے والے ہر بچے کو ہندو مذہب میں داخل کرنے کے لیے اوم کے الفاظ اس کی زبان پر شہد سے لکھے جاتے ہیں۔ اسے دنیا کی بنیادی آواز مانا جاتا ہے۔ یہ ایک منتر اور عبادت بھی ہے۔ اوم میں اچھائی اور برائی دونوں پہلو موجود ہیں۔ اوم بولنے سے انسان میں ایک ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے بندہ دنیاوی خواہشات سے آزاد ہو جاتا ہے۔

راجیش نے کہا کہ فلائٹ میں ابھی کافی وقت ہے۔ میں آپ کے دوسرے سوال کا جواب دیتا ہوں یعنی برہما کیا ہے؟

اس نے کہا کہ برہما نے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ ہندوؤں کے ہاں برہما کا درجہ بہت اعلیٰ ہے۔ اس دیوتا کی پرستش بہت کم ہوتی ہے۔ جس کی وجہ ان کا جسمانی شکل میں نہ ہونا ہے۔ بہت کم مندر برہما کے نام پر بنائے گئے ہیں۔ برہما کے بارے میں ہندوؤں کا تصور یہ ہے کہ یہ ایک روح ہیں جو قائم ہیں جن کے اختیار میں ساری دنیا ہے۔ برہما کی سواری ہنس ہے۔ ان کی دھرم پتنی (بیوی) سَرسوَتی ہیں۔ سرسوتی فنونِ لطیفہ کی دیوی ہیں۔ ان کی سواری مور ہے۔

میں نے کہا کہ راجیش بیٹا ہمیں مکتی کے بارے میں بھی بتا دیں۔

راجیش بولے! مکتی ہم ہندوؤں کے تمام فرقوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ مکتی دراصل گناہوں کی وجہ سے بار بار پیدائش کے عمل سے چھٹکارا پانا ہے۔ مکتی حاصل کرنے کے لیے روحانیت کی راہ پر چلنا پڑتا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک نجات کے حصول کے تین طریقے ہیں۔

1- عمل کا راستہ

2- علم کا راستہ

3- محنت کا راستہ

تینوں طریقے ایک دوسرے کے بعد اختیار کیے جاتے ہیں۔

1- عمل کا راستہ

یہ طریقہ ویدوں میں بتایا گیا ہے۔ دھرم شاستر، مہابھارت اور رامائن نے اسے مقبولیت بخشی۔ راہِ عمل میں یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا کے نظام کو ایک ہی ہستی چلا رہی ہے۔ دنیا کا نظام ایک قانون کے تابع ہے۔ اسی طرح انسانی قربانی (بلّی دینا) بھی ایک قانون کے تابع ہے۔ قربانی کے ذریعے دیوتا بارش، طوفان لاتے اور دیگر کام کرتے ہیں۔ بھگوان کی مرضی پوری کرنے کے لیے بھی قربانی دی جاتی ہے۔

2- گیان (علم) کا راستہ

یہ طریقہ ان لوگوں کے لیے آسان ہے جو علم رکھتے ہیں۔ شاستروں کو پڑھ کر، یوگا سے اور جسم و ذہن کے ملاپ سے مکتی حاصل کی جاسکتی ہے۔ مکتی حاصل کرنے کا یہ طریقہ مشکل ہے۔ اس کے لیے گرو کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ علم تبدیلی کے لیے مشکل پیدا کرتا ہے۔ ذہن کو شانت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس سے ایشور کی پہچان ہو جاتی ہے۔

3- محنت کا راستہ

محنت کے راستے کا مطلب یہ ہے کہ امر پریم (محبت) کے جذبے کے ساتھ مکتی (نجات) حاصل کی جائے۔ اس طریقے میں انسان کو اپنی ہر چیز ایشور کی سیوا کے لیے نچاور کرنا ہوتی ہے۔ اس طرح اسے ایشور کی محبت کا علم ہوتا ہے اور وہ اس کی پرستش کرنے لگتا ہے۔ مکتی کا تعلق جذبات سے ہے۔ مکتی کی کوشش جتنی سمجھ کر کی جائے گی اتنا ہی عمل مضبوط ہوگا۔ مکتی کا طریقہ ویدوں میں بتایا گیا ہے۔

جونہی راجیش کی بات ختم ہوئی تو فلائٹ کا اعلان کر دیا گیا۔ہم اپنی فلائٹ میں سوار ہونے کے لیے راجیش کا شکریہ ادا کر کے چل دیے۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- ہندومت میں اوم کی کیا اہمیت ہے؟

2- ہندومت میں نجات کے حصول کے تین طریقے کون سے ہیں؟

(ب) مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

1۔ برہما کون ہیں؟

2۔ برہما کی مورتی میں کتنے ہاتھ دکھائے گئے ہیں؟

3۔اوم بولنے سے انسان کے اندر کیا تبدیلی آتی ہے؟

4۔مکتی کیسے حاصل کی جاتی ہے؟

(ج) درست جوابات کی نشاندہی کیجئے۔

1۔ ہندمت میں مکتی کے حصول کے کتنے راستے ہیں؟

(ا) پانچ (ب) تین (ج) دو (د) چھ

2۔اوم کس کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔

(ا) قربانی (ب) ویدوں (ج) برہما (د) مکتی

3۔اوم کیا ہے؟

(ا) نروان (ب) مکتی (ج) متبرک اشارہ (د) شاستر

4۔ برہما کے نام پر مندر بنائے گئے ہیں۔

(ا) بالکل نہیں (ب) بہت کم (ج) مناسب (د) بہت زیادہ

(د) صحیح کے سامنے (ص) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیے۔

1۔ اوم ایک منتر اور عبادت ہے۔

2۔ برہما کی پوجا کے لیے بہت زیادہ مندر بنائے گئے ہیں۔

3۔ اوم بولنے سے انسان دنیاوی خواہشات سے آزاد ہوجاتا ہے۔

4۔ برہما کی دھرم پتنی سرسوتی ہیں۔

(ر) خالی جگہ پُر کیجئے۔

1۔ برہما کی مورتی کے ---------ہاتھ دکھائے جاتے ہیں۔

2۔ عمل کا راستہ----------میں بتایا گیا ہے۔

3۔ ہندو اوم کے نشان کو----------کے طور پر گلے میں پہنتے ہیں۔

4۔ برہما----------شکل میں نہیں ہیں۔

5۔ اوم میں-------اور--------دونوں پہلو موجود ہیں۔

سرگرمیاں

طلبا و طالبات اپنی کاپیوں پر مکتی کے حصول کے تینوں طریقوں کو تفصیلاً لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- اساتذہ اوم کے بارے میں تصورات طلبا و طالبات کو واضح کرائیں۔

2- اساتذہ برہما کے بارے میں معلومات طلبا و طالبات کو فراہم کریں۔

باب 2 بدھ مذہب

اتوار چھٹی کا دن تھا۔ ہفتہ بھر کی نیند اسی دِن پورا کرنا ہوتی ہے۔ ابھی گھر کے تمام افراد خوابِ استراحت کے مزے لے رہے تھے کہ سَرُوش نے سب کو جگانا شروع کر دیا۔ شور مچاتی ہوئی کہنے لگی ابو اٹھیں آج ہمیں عجائب گھر کی سیر کے لیے جانا ہے۔

سب لوگ طے شدہ پروگرام کے مطابق شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور پر واقع عجائب گھر پہنچ گئے۔ داخلہ ٹکٹ خریدا اور کیمرہ اندر لے جانے کی خصوصی اجازت حاصل کر کے سب عجائب گھر کے صدر دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ بائیں جانب ایک ہال میں مڑے تو سروش نے شور مچا دیا وہ دیکھو مہاتما بدھ کا کتنا بڑا مجسمہ ہے۔ سب اِس طرف متوجہ ہوئے اور مجسمہ کو غور سے دیکھنے لگے۔ وہاں درج تحریر پڑھی۔ عجائب گھر کے راہنما نے بتایا کہ مہاتما بدھ ہندوستان میں 600 قبل از مسیح میں متعارف ہونے والے مذہب بدھ مذہب کے بانی ہیں۔

مہاتما بدھ کو ہی عمومی طور پر بدھا کہا جاتا ہَے۔ بدھا کے مجسمہ کو دیکھنے کے لئے کئی لوگ جمع ہو گئے تھے جن میں دو غیر ملکی بھی تھے۔ وہ مجسمہ کے ساتھ کھڑے ہو کر تصاویر بنا رہے تھے۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ غیر ملکی کینیڈا سے آئے ہیں وہ بدھ مت کے پیروکار تھے اس لئے بہت عقیدت سے بدھا کے مجسمہ کے درشن کر رہے تھے۔ ابھی ہم ان سے باتیں کر رہے تھے کہ عجائب گھر کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر انجم رحمانی آ گئے۔ دوست ہونے کے ناطے وہ بڑے تپاک سے ملے۔ انہوں نے بچوں اور دیگر حاضرین کو بتایا کہ بدھ مت گوتم بدھ کی تعلیمات پر مبنی ایک قدیم مذہب ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ بدھ مذہب کی تعلیمات ہیں کیا؟

ڈاکٹر انجم رحمانی نے کہا کہ بدھ مذہب میں زندگی اور دکھ کو لازم وملزوم سمجھا جاتا ہے۔ زندگی کے تمام دکھ انسان اپنے اعمال سے خود پیدا کرتا ہے۔ ہم خود ہی اپنے کئے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بدھ مذہب کی تعلیمات میں بتایا گیا ہے کہ اگر زندگی کے دُکھوں سے نجات حاصل کرنی ہے تو تمام نفسانی خواہشات ترک کر دینی چاہیں۔

سروش نے پوچھا کہ نفسانی خواہشات تو زندگی کا حصہ ہیں ہم ان کو ترک کیسے کر سکتے ہیں کیا بدھ مت میں کوئی طریقہ کار بتایا گیا ہے؟

ڈاکٹر انجم رحمانی نے بتایا کہ مہاتما بدھ کے مطابق دکھوں کو ختم کرنے اور نفسانی خواہشات کو چھوڑنے کے لیے آٹھ راہِ راست بتائے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ پاک عقیدہ
۲۔ پاک ارادہ
۳۔ پاک گفتگو
۴۔ پاک روزی
۵۔ پاک رفتاری
۶۔ پاک کوشش
۷۔ پاک توجہ
۸۔ پاک تصور

تمام لوگوں نے بدھ مذہب کا تعارف اور ان کی تعلیمات غور سے سُنیں ابھی گفتگو کا سلسلہ جاری تھا کہ پاکستان کے نامور مصور اسلم کمال سے بھی ملاقات ہوگئی ان سے سروش نے سوال کیا۔

انکل! کیا آپ نے بدھ مذہب کے بانی گوتم بدھ کی بھی کوئی تصویر بنائی ہے؟ اسلم کمال نے کہا کہ میری تصاویر میں مہاتما بدھ کی تصویر بھی شامل ہے۔

ایک بچے نے پوچھا آپ بدھ مذہب کے بارے میں مزید بتائیں۔

اسلم کمال نے بتایا کہ مجھے بدھوں کی بنائی ہوئی قدیم یونیورسٹی کے آثار ٹیکسلا کی پہاڑی پر دیکھنے کا موقع مِلا ہے وہاں بدھ مذہب اختیار کرنے والے کو زندگی کے دکھوں سے نجات کی تربیت دی جاتی تھی۔

ایک دوسرے بچے نے سوال کیا۔ بدھ مذہب کی چند ایک اہم تعلیمات کون کون سی ہیں؟

اسلم کمال صاحب نے بتایا کہ بدھ مذہب کی چند ایک تعلیمات یہ ہیں۔

۱۔ ظلم نہ کرنا
۲۔ چوری نہ کرنا
۳۔ عزتِ نفس کو ٹھیس نہ پہنچانا

۴۔ ہمیشہ سچ بولنا

۵۔ ذہنی سکون تباہ کرنے والی نشہ آور اشیاء سے دوری اختیار کرنا

۶۔ کھانا صرف سورج نکلنے سے لے کر دوپہر تک کھانا

۷۔ زیور، خوشبو، مصنوعی غازہ سے پرہیز کرنا

۸۔ آرام دہ، نرم نشستوں اور بستر کا استعمال نہ کرنا

۹۔ ناچ گانے سے دوری اختیار کرنا

۱۰۔ چاندی اور سونا قبول نہ کرنا

اسلم کمال صاحب بڑی روانی سے بدھ مذہب کی تعلیمات کے بارے میں بتا رہے تھے اور ساتھ مثالیں بھی دے رہے تھے۔ نروان پانے کے لیے تربیتی مراحل سے گزرنا ہوتا ہے۔ ہاتھ سے بنائے ہوئے سوتی موٹے کپڑے جو تپتی دوپہر میں تیار کئے گئے ہوں پہنے جاتے ہیں اور اسی طرح سردیوں میں ہاتھ سے بُنے ہوئے اونی کپڑے زیب تن کئے جاتے ہیں۔ بدھی کسی درخت کی اوٹ میں چٹائی پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتا ہے۔ چٹائی جس طرف ایک بار بچھا دی جائے دوبارہ اس کی سمت تبدیل نہیں کی جاتی۔

بدھی سخت جان اور مضبوط اعصاب کے مالک ہوتے ہیں۔ دنیا کے حالات وواقعات سے بے خبر اپنی ذات میں میں مگن رہتے ہیں۔ ان کے لیے مکان اور چھت کی کوئی خاص اہمیت نہیں، وہ آسمان کو ہی اپنی چھت تصور کرتے ہیں۔

ڈاکٹر انجم رحمانی اور اسلم کمال سے اجازت لے کر سب لوگ تحریک پاکستان کی گیلری دیکھنے چلے گئے اس کے بعد مغلیہ دور کی نایاب اشیاء دیکھیں۔ وقت کافی گزر چکا تھا۔ گھر جانے کے لیے صدر دروازے کی طرف آئے تو وہاں سے معلوماتی کتابچے حاصل کئے، ان میں بدھ مت کے بارے میں بھی خصوصی پمفلٹ تھا۔ جس میں درج تھا کہ ہندوستان میں بدھ مت کا زیادہ چرچا اس کی ابتدا سے تقریباً ایک ہزار سال بعد صحیح طور پر ہوا۔ ماہرین آثار قدیمہ اور بدھ مت کے پیروکاروں نے اس مذہب کی تعلیمات کو نئے دور میں لوگوں تک پہنچایا۔

ابّا جان نے بچوں سے کہا دیکھیں! عجائب گھر کی سیر مکمل ہوگئی۔ سب کے لیے ایک اچھی خبر ہے۔ بدھ مذہب کے بارے میں یہاں آپ نے جو بھی علم حاصل کیا ہے گھر جا کر اس سے متعلق ایک مضمون لکھیں۔ جس کا مضمون سب سے بہتر ہوگا اسے خصوصی انعام ملے گا۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- بدھ مت میں نفسانی خواہشات ترک کرنے کا کیا طریقہ بتایا گیا ہے؟

2- نروان پانے کے لیے تربیتی مراحل کون کون سے ہیں؟

(ب) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے کسی ایک مناسب اور صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- بدھ مت کی تعلیمات کے مطابق

ا۔ دنیاوی معاملات میں دلچسپی لینی چاہیے　　ب۔ نفسانی خواہشات ترک کر دینی چاہییں

ج۔ دنیا لافانی ہے　　د۔ دنیاوی معاملات کی فکر کرنی چاہیے

2- سب لوگ شاہراہِ قائداعظم لاہور پر واقع کس جگہ پہنچے؟

ا۔ عجائب گھر　　ب۔ واپڈا ہاؤس　　ج۔ چڑیا گھر　　د۔ جی پی او

3- بچوں نے عجائب گھر میں کس کا مجسمہ دیکھا؟

ا۔ قائداعظم　　ب۔ علامہ اقبال　　ج۔ مہاتما بدھ　　د۔ سرسید احمد خان

4- بدھ مت میں زندگی کے ساتھ کس کو لازم و ملزوم سمجھا جاتا ہے؟

ا۔ دُکھ سُکھ　　ب۔ سُکھ　　ج۔ محبت　　د۔ نفرت

5- بدھ مذہب میں نفسانی خواہشات ختم کرنے کے کتنے راہِ راست ہیں؟

ا۔ چار　　ب۔ پانچ　　ج۔ چھ　　د۔ آٹھ

(ج) مختصر جواب دیجیے۔

1- لاہور میں عجائب گھر کہاں واقع ہے؟

2- مہاتما بدھ کو عمومی طور پر کیا کہا جاتا ہے؟

3- عجائب گھر میں کس کا قدآور مجسمہ ہے؟

4- پاکستان میں بدھ مت کی قدیم یونیورسٹی کہاں ہے؟

5- بدھ مذہب کے پیروکار کیسے لوگ ہوتے ہیں؟

6- بدھ مذہب کے بانی کا نام بتائیں۔

(د) خالی جگہ پُر کریں۔

1- گوتم بدھ کو عمومی طور پر۔۔۔

سرگرمیاں

1۔ طلبا وطالبات بدھ مذہب کے بارے میں اپنے سکول کی لائبریری سے کتاب حاصل کر کے پڑھیں۔

2۔ طلبا وطالبات سے کہا جائے کہ وہ بدھ مذہب کے آٹھ راہِ راست پر مشتمل رنگین کارڈ بنا کر بورڈ پر چسپاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- اساتذہ بچوں کو عجائب گھر کی سیر کرائیں۔

2- اساتذہ سوال وجواب کے ذریعے بچوں کو بدھ مذہب کے چیدہ چیدہ نکات سمجھائیں۔

بدھ مت کا آغاز

چھٹی کا دن تھا۔ بچے ناشتہ کرنے کے بعد ٹی وی دیکھنے لگے۔ ٹی وی پر بدھ مت کے متعلق ایک معلوماتی پروگرام نشر ہو رہا تھا جس میں بتایا جا رہا تھا کہ بدھ مت کی ابتدا موجودہ نیپال جو اُس وقت ہندوستان کا حصّہ تھا، میں ہوئی۔ 600 قبل از مسیح میں اس دھرم کا آغاز ہوا، اپنی اخلاقی تعلیمات کی بنا پر رفتہ رفتہ دنیا کے کئی ممالک میں پھیل گیا۔ آغاز کے ایک ہزار سال بعد ماہرین آثارِ قدیمہ نے ان کی تاریخی نشانیاں دریافت کیں۔ وہاں پائی جانے والی تحریر سے اس مذہب کا تعارف لوگوں میں زیادہ ہونے لگا۔ ٹی وی سکرین پر ایک مینار کے گرد جمع مٹی کو ہٹایا جا رہا تھا۔ سب بڑے انہماک سے دیکھ رہے تھے کہ کیا دریافت ہونے والا ہے؟ مینار پر کیا کچھ کندہ ہے کہ اچانک بجلی چلی گئی سب نے ایک ساتھ آواز لگائی اوہ۔۔۔۔۔۔۔

تقریباً دو گھنٹے بعد بجلی آئی تو سب پھر ٹی وی دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے لیکن بدھ مت کے بارے میں دکھایا جانے والا پروگرام تو اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔ بدھ مت کے بارے میں جاننے کے لیے بچوں کا تجسس دیکھ کر ابّا جان نے کہا میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بدھ مت کا آغاز کیسے ہوا؟ بدھ مت اپنی اخلاقی تعلیمات کی وجہ سے ہندوستان بھر میں تیزی سے پھیلتا گیا۔ مسائل سے گھرے ہوئے لوگ اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے بدھ مذہب اختیار کرنے لگے۔ راجے مہاراجے اور امیر لوگ بدھ مذہب میں شامل ہوتے گئے۔

گوتم بدھ کا تعلق ایک شاہی خاندان سے تھا۔ شہزادہ ہوتے ہوئے بھی اس نے محل چھوڑ دیا تاکہ معاشرہ کی فلاح و بہبود کی جا سکے۔ اس نے فقیرانہ انداز اپنایا۔ لوگوں کو صحیح راہ پر چلنے کی ہدایت کی۔ خود شاہانہ ٹھاٹھ چھوڑ کر درویش یعنی جوگی بن گیا۔ اس لئے مسائل سے پسے ہوئے لوگوں نے اپنے دکھوں کا مداوا بدھ مت میں پایا۔ گوتم بدھ ہندوستان کے پہلے مذہبی راہنما ہیں جنہوں نے ذات پات اور معاشرتی اونچ نیچ کی مخالفت کی، لوگوں کو انصاف دلانے کی بات کی۔ عورت کی عزت و تکریم کے لئے آواز اٹھائی۔ اس لئے لوگوں کی بڑی تعداد نے اس مذہب کو پسند کیا اور اس میں شامل ہو گئے۔

گوتم بدھ نے اکیلے ہی غور و فکر شروع کیا پھر پانچ شاگرد ساتھ ہو لئے ان میں سے چار چھوڑ گئے ایک ساتھ ہی

رہا۔صحرا، دریا، پہاڑ، کھیت اور میدانی علاقے عبور کئے جنگلوں میں زندگی گزاری۔ بنارس میں پہلا اپدیش یعنی وعظ کیا۔ جس میں وہ چار شاگرد بھی واپس آ کر بدھ مذہب میں شامل ہو گئے۔ بدھ مذہب میں چونکہ لوگوں کی عزت بڑھانے اور ان کے دکھوں میں کمی کرنے کی تبلیغ کی جاتی تھی اس لیے رفتہ رفتہ لاتعداد لوگ یہ مذہب اختیار کرتے گئے۔

ابتدا میں گوتم کو بہت تکالیف اٹھانا پڑیں۔ بھوک، پیاس اور بے آرام ہونے سے کمزور ہو گئے۔ ایک روز ایک دیہاتی لڑکی نے گوتم بدھ کی یہ حالت دیکھ کر کہا، کیا میں آپ کے لیے کھانا لاؤں تو کھالیں گے؟

گوتم بدھ نے کہا اے بہن کیا آپ کا کھانا میری بھوک مٹا دے گا؟

وہ لڑکی یہ بات نہ سمجھ سکی اور کھانا لے آئی۔ گوتم بدھ نے کھانا کھایا لیکن محسوس کیا کہ جو بھوک گوتم بدھ کو پریشان کر رہی تھی وہ ابھی نہیں بجھی تھی۔ کئی آزمائشوں سے گزر کر آخر ایک روز گوتم بدھ نے وہ روشنی پالی جس کی انہیں تلاش تھی یعنی نروان پالیا۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- بدھ مذہب کا آغاز کیسے ہوا؟

2- مہاتما بدھ کو کن مشکلات میں سے گزرنا پڑا؟

(ب) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- بدھ مذہب کا آغاز کب ہوا؟

ا۔ 600 قبل از مسیح　ب۔ 500 قبل از مسیح　ج۔ 400 قبل از مسیح　د۔ 300 قبل از مسیح

2- مہاتما بدھ نے تخت و تاج چھوڑ کر کہاں کا رخ کیا؟

ا۔ شہر کا　ب۔ جنگل کا　ج۔ گاؤں کا　د۔ دوسرے ملک کا

3- بدھ مذہب اپنی اخلاقی تعلیمات کی وجہ سے ہندوستان بھر میں کس طرح پھیلا؟

ا۔ تیزی سے　ب۔ سستی سے　ج۔ میانہ روی سے　د۔ خود بخود

4- لوگوں نے اپنے دکھوں کا مداوا کس میں پایا؟

ا۔ سونے میں　ب۔ جاگنے میں　ج۔ بدھ مت میں　د۔ عبادت میں

5- گوتم بدھ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

ا۔ شاہی　　ب۔غریب　　ج۔ تجارتی　　د۔ زرعی

(د) خالی جگہ پُر کیجئے۔

1- بدھ مت کی ابتدا۔۔۔

بدھ مت کی ترویج وترقی

اے دنیا کے انسانو! سارا جیون دُکھ ہے۔ دُکھوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ دُکھ اُٹھانے پڑتے ہیں۔

گوتم بدھ نے ساری زندگی لوگوں کو دکھوں کا مقابلہ کرنے کا درس دیا۔ نیپال کے ایک چھوٹے سے قصبہ سے بدھ مت کی ابتدا ہوئی پھر رفتہ رفتہ پورے ہندوستان میں پھیل گیا۔ ہر کوئی اپنی زندگی سے رنج والم دور کرنا چاہتا تھا اس لئے یہ مذہب ہندوستان سے باہر پھیلتا چلا گیا۔ نیپال کے بعد سری لنکا، جاپان، کینیڈا، تبت، امریکہ، چین اور دیگر کئی ایک ممالک میں بدھ مت متعارف ہوتا چلا گیا۔ ہندوستان میں ماہرین آثار قدیمہ نے اس کے مختلف شواہد دریافت کئے۔ اس کی تعلیمات اور اخلاقیات کی اشاعت ہوئی۔

ہندوستان میں بدھ مت بہت تیزی سے پھیلا کیوں کہ اس کی تعلیمات سادہ اور اخلاقیات پر مبنی ہیں۔ 300 قبل از مسیح میں بدھ مذہب پورے شمالی ہندوستان پر غالب آ گیا۔ 273 تا 233 قبل از مسیح دو بدھی بادشاہ آشوک اور کنشک نے بدھ مت کی سرپرستی کی۔ اشوک نے بدھ مت کو سرکاری مذہب قرار دے دیا۔ خود اپنے ہاتھوں سے دیواروں پر بدھ مت کی تعلیمات لکھیں۔ مختلف ممالک میں بدھ مت کی ترویج وترقی کے لئے ماہر اور قابل مبلغ بھیجے جنہوں نے بدھ مت کے پیروکاروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کیا۔

اشوک کے بعد کنشک نے بدھ مت کو مزید ترقی دی۔ اس نے بدھ مت کے پیروکاروں کے کئی ایک اجلاس منعقد کرائے۔ تبت کے راجا کی خصوصی توجہ سے تبت میں بدھ مذہب متعارف ہوا، وہاں اس مذہب کی خوب اشاعت ہوئی۔

چین میں ہن خاندان کے بادشاہ ووٹی کے دور 321 قبل از مسیح میں بدھ مت متعارف ہوا۔ چین میں یہ مذہب آہستہ آہستہ پھیلا۔ بادشاہ ووٹی خود بھی بدھ مت کا پیروکار بن گیا۔ آج تک چین میں بدھ مت بڑے زور وشور سے موجود ہے۔

سری لنکا میں مورتیوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ بدھ مت کی تعلیمات وہاں پہنچیں تو لوگوں نے یہ مذہب اختیار کر لیا۔ موجودہ دور میں بھی سری لنکا میں پرانے دیوتاؤں کی پوجا کے ساتھ ساتھ بدھ مت کی تعلیمات رائج ہیں۔

برِصغیر پاک وہند میں انگریزوں کی آمد کے بعد بدھ مت پر مزید تحقیق ہوئی تو یہ مذہب برطانیہ اور امریکہ میں بھی پہنچ گیا۔ مہاتما بدھ اور اس کے بعد اس کے شاگردوں اور پیروکاروں نے بدھ مت کی تعلیمات کو عوام الناس کی فلاح وبہبود کی خاطر متعارف کرایا اور مزید ترقی دی۔

ہر شخص کسی نہ کسی پریشانی دُکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے وہ ساری عمر تگ و دو کرتا ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کا جس طرح چرچا ہوتا گیا یہ مذہب لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- بدھ مذہب کی ترویج و ترقی کیسے ہوئی؟

2- مہاتما بدھ کی تعلیمات کے چند اہم نکات وضاحت سے لکھئے؟

(ب) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- اے دنیا کے انسانو! سارا جیون ہے۔

ا۔ دکھ　　ب۔ سکھ　　ج۔ سب کچھ　　د۔ کچھ بھی نہیں

2- بدھ مذہب کی تعلیمات تھیں۔

ا۔ سادہ　　ب۔ پیچیدہ　　ج۔ مشکل　　د۔ آسان

3- دو بدھی بادشاہوں اشوک اور کنشک نے بدھ مت کے لیے کیا کیا؟

ا۔ سرپرستی کی　　ب۔ دشمنی کی　　ج۔ دوستی کی　　د۔ لاتعلقی کی

4- چین میں کس بادشاہ نے بدھ مت متعارف کرایا؟

ا۔ ووٹی　　ب۔ ہن　　ج۔ چیو　　د۔ ماؤ

5- تبت میں کس کی خصوصی توجہ سے بدھ مت پھیلا؟

ا۔ راجا کی　　ب۔ شہزادہ کی　　ج۔ درویش کی　　د۔ جوگی کی

(ج) مختصر جواب لکھئے۔

1- بدھ مت کی ابتداء کس ملک سے ہوئی؟

2- ہندوستان کے دو پڑوسی ممالک کا نام لکھیں جہاں بدھ مت متعارف ہوا؟

3- دو ہندوستانی بادشاہوں کے نام لکھئے جنہوں نے بدھ مذہب کو ترقی دی۔

4- چینی ہن خاندان کے بادشاہ کا کیا نام تھا جس نے چین میں بدھ مذہب متعارف کرایا؟

5- کس راجا نے بدھ مذہب کے پیروکاروں کے اجلاس منعقد کروائے؟

(د) خالی جگہ پُر کریں۔

1- گوتم بدھ نے ساری زندگی لوگوں کو۔۔۔

گوتم بدھ کا درخت کے نیچے پہلا خطاب

دریائے گنگا عبور کر کے گوتم بدھ مرگ واؤ پہنچے۔ یہیں ان کے وہ شاگرد موجود تھے جو انھیں کچھ عرصہ قبل چھوڑ گئے تھے ایک شاگرد نے خوش آمدید کہا جبکہ باقی چاروں نے لاتعلقی ظاہر کی۔ مہاتما بدھ نے بنارس میں اپنے نئے دھرم بدھ مت کا پہلا اپدیش یعنی وعظ کیا۔

''اگر میں نجات کو اذیت پسندی، نفس کُشی اور ریاضت کی جسمانی سختیوں میں تلاش نہیں کرتا تو تم اس سے یہ خیال نہ کرنا کہ میں عیش پرست یا جاہ پسند ہو گیا ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کا راستہ اپنانے والے عابد اعتدال کا اصول اپنا لیتے ہیں اور یہی اصول حصول منزل کا ضامن ہے۔''

مہاتما بدھ نے مزید کہا۔ ''اگر ایک شخص جب دنیا کے مہلک بندھن سے آزاد نہیں ہوا تو اس کا انواع و اقسام کی مذہبی رسوم ادا کرنا بے معنی ہے۔ یہ سب سرگرمیاں اسے باطن کی طہارت نہیں دے سکتیں۔ ایسا شخص کبھی اپنے مقصد یعنی غیر فانی زندگی کے حصول میں کامیاب نہیں ہوتا۔ غصہ، شراب نوشی، ضد، تعصب، دغابازی، حسد، خودستائی، غیبت، تکبر اور بدنیتی ہی وہ خبائث ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتے ہیں۔

اے بھکشوؤ! میں تم کو اعتدال کی تعلیم دینا چاہتا ہوں تا کہ تم کبھی بھی اعتدال کی حدود کی خلاف ورزی نہ کر سکو۔''

مشق

(الف) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- مہاتما بدھ نے اپنا پہلا خطاب کہاں کیا؟

ا۔ دہلی میں　　ب۔ بنارس میں　　ج۔ لاہور میں　　د۔ کراچی میں

2- مہاتما بدھ نے کون سا دریا عبور کیا؟

ا۔ جمنا　　ب۔ بنارس　　ج۔ ستلج　　د۔ گنگا

3- اعتدال سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

ا۔ منزل　　ب۔ انجام　　ج۔ کھانا　　د۔ چھٹی

4- کون سے خبائث انسان کو ناپاک کرتے ہیں؟

ا۔حسد اور تکبر ب۔سخاوت ج۔مال و دولت د۔راست بازی

5- گوتم بدھ کس قسم کی تعلیم دینا چاہتے تھے؟

ا۔ اعتدال کی ب۔جذباتی ج۔انتہا کی د۔نفسانی

(ب) مختصر جواب لکھیے۔

1- اپدیش کے کیا معنی ہیں؟

2- مہاتما بدھ نے اپنا پہلا وعظ کہاں کیا؟

3- مہاتما بدھ کے کتنے ابتدائی شاگرد تھے؟

4- بھکشو کسے کہتے ہیں؟

5- مہاتما بدھ نے کونسا راستہ اپنانے کی تعلیم دی؟

(ج) خالی جگہ پُر کریں

1- مہاتما بدھ نے دریائے گنگا..... کیا۔

2- مہاتما بدھ نے بنارس میں اپنے نئے..... کا آغاز کیا۔

3- اعتدال کا اصول اپنانا حصول منزل کا..... ہے۔

4- خبائث آدمی کو..... کر دیتے ہیں۔

5- مہاتما بدھ نے کہا میں..... کی تعلیم دینا چاہتا ہوں۔

سرگرمیاں

1- مہاتما بدھ کے پہلے وعظ کا خلاصہ چارٹ پر لکھیں۔

2- مہاتما بدھ کے پہلے خطاب میں کن اشیاء کا ذکر آیا ہے ان کی ایک فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- مہاتما بدھ کے پہلے خطاب کی اہمیت کے بارے میں اساتذہ بچوں کو بتائیں۔

2- مہاتما بدھ کے پہلے خطاب کو آسان زبان میں بچوں کو سمجھائیں۔

مہاتما بدھ کے اقوالِ زرّیں

1- زندگی رنج والم کا مجموعہ ہے۔

2- اعتدال کا راستہ انسان کو گمراہی کی طرف جانے سے روکتا ہے۔

3- پاکیزہ زندگی بسر کرنی چاہیے۔

4- سخی کی سب قدر کرتے ہیں۔ موت کے وقت ایسے شخص کا دل مطمئن، دماغ پرسکون اور روح خوش ہوتی ہے۔

5- سخی پریم اور رحم کے جذبات اور عقیدت سے سخاوت کرتا ہے۔ وہ نفرت، حسد اور غصے کو دل سے دور کرتا ہے۔

6- نفرت، حسد اور غصہ دل کے دشمن ہیں۔

7- عدالت جرم سے نفرت کرے مجرم سے نہیں۔

8- نفرت کو نفرت سے نہیں بلکہ محبت سے فتح کرنا چاہیے۔

9- اعتماد اور ایمان کی دولت انسان کے لیے سب سے اعلیٰ ہے۔

10- دوسروں کو کچل کر اپنا قد نہ بڑھاؤ۔

باب 3 اخلاقیات اور اقدار

ماں باپ، خاندان اور بہن بھائیوں کا احترام

سکول میں یومِ والدین کی تقریب منعقد ہونے والی تھی۔ تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ ہال کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج پر خوبصورت ریشمی پردے لٹک رہے تھے۔ یہاں مختلف جماعتوں نے نغمے، ٹیبلو اور تقاریر کرنا تھیں۔ چوتھی جماعت نے بھی یومِ والدین کے حوالے سے ایک خوبصورت کھیل تیار کیا تھا۔ ہال بھرا ہوا تھا۔ تِل دھرنے کو جگہ نہ تھی پرائمری اور مڈل حصہ کے تمام بچے، اساتذہ اور والدین سب موجود تھے۔ جو بھی نغمہ، گیت، تقریر، ٹیبلو اور کھیل پیش کیا جاتا سب تالیاں بجا کر داد دیتے۔ اب جماعت چہارم کے کھیل پیش کرنے کی باری تھی۔ تمام روشنیاں بجھا دی گئیں۔ سٹیج کا پردہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگا۔ ساتھ ہلکی آواز میں موسیقی بج رہی تھی۔ سب لوگ سٹیج کی جانب دیکھ رہے تھے۔

بچے سٹیج کے پیچھے اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ جماعت چہارم کی نگران مِس سحرش بچوں کو اشاروں سے سمجھا رہی تھیں۔ ایک بچہ پگڑی باندھے سفید کپڑوں میں باپ کے روپ میں سٹیج پر نمودار ہوا اس پر خصوصی روشنی پڑ رہی تھی۔ ایک بچی سر پر دوپٹہ لئے ہوئے ماں کے روپ میں داخل ہوئی۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے کہ اتنے میں ایک پیارا سا بچہ بھاگتا ہوا ان کی طرف آیا اور دائرے میں گھوم کر ماں کی ٹانگوں کے ساتھ لپٹ گیا۔ بچے کے اس انداز پر سب نے تالیاں بجائیں۔ ابھی تالیاں ختم نہیں ہوئیں تھیں کہ خوبصورت رنگین لباس میں ملبوس دو چوٹیاں بنائے ہوئے پیاری بچی بھاگتی ہوئی آئی اس کے ہاتھ میں پھلانگنے کے لئے رسی تھی۔ وہ رسی پھلانگتی سٹیج کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف گئی پھر واپس آ کر باپ کے ساتھ لپٹ گئی۔ اس کی اس معصوم چنچل ادا پر سب نے تالیاں بجا کر داد دی۔

بچے ضد کرنے لگے کہ ہم مِل کر کھیلیں۔ ان کی ضِد پوری کرنے پر ماں اور باپ دونوں اُن کے ساتھ کھیلنے لگے۔ بیٹا بھاگ کر کرکٹ بال اور بیٹ لے آیا۔ بیٹا گیند کروانے لگا اور باپ بیٹ پکڑ کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ بیٹے نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے گیند پھینکی باپ نے جان بوجھ کر بیٹ پیچھے ہٹا لیا۔ اس طرح وہ آؤٹ ہو گیا۔ بیٹا جیت گیا۔ ماں باپ دونوں نے بیٹے کو پیار کیا۔ بیٹی نے کہا کہ اب میں بھی کھیلوں گی۔ باپ نے گیند پھینکی۔ بیٹی نے زور سے بیٹ گھُمایا اور زور دار چھکا لگا دیا۔ سب تالیاں بجانے لگے۔ بچے بہت خوش تھے۔ آخر میں بیٹی نے کہا بھائی! ہمارے امی ابو کتنے اچھے ہیں ہمارا خیال رکھتے ہیں، ہمیں پیار کرتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنے ماں باپ کا احترام کرنا چاہیے۔ ابھی وہ یہ بات کر ہی رہی تھی کہ ادھر سٹیج

کے ایک کونے سے ایک طالبِ علم زرد لباس میں بھکشو کے روپ میں نمودار ہوا اس نے آتے ہی وعظ شروع کر دیا:

مہاتما بدھ نے فرمایا! ماں باپ بے حد قابل احترام ہیں۔ وہ بچوں کو کتنی مشکلات سے پالتے ہیں۔ زندگی میں ماں باپ کا احترام کرو۔ ان کے نیک اعمال کی پیروی کرو تا کہ والدین کے حقیقی جانشین ثابت ہو سکو۔ والدین کی وفات کے بعد بھی ان کی یاد تعظیم و تکریم سے کرو۔ بہن بھائی آپس میں مِل جُل کر رہیں کیونکہ اتفاق میں برکت ہے۔ ماں باپ اور بہن بھائیوں کا احترام کرنے سے گھر کا ماحول خوشگوار رہتا ہے۔

ابھی بھکشو کی بات جاری تھی کہ سٹیج کے دوسرے کونے سے ایک بچہ پادری کے روپ میں داخل ہوا۔ اس نے کہا خداوند یسوع مسیح نے ماں باپ کے بلند رتبہ کی تلقین کی ہے۔ اپنے بہن بھائیوں سے اچھا سلوک کرو اور ماں کی بے حد عزت کرو۔

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ مولانا کے روپ میں ایک بچہ سٹیج کے درمیان سے پردہ ہٹا کر سامنے آیا اور آتے ہی کہا کہ ہم سب آدم کی اولاد ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں باپ کا بہت زیادہ احترام کرنے کی تلقین کی ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ ربّانی ہے:

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور اُن سے بات ادب کے ساتھ کرنا (بنی اسرائیل: آیت 23)

ماں باپ کا احترام کرنے سے بہن بھائیوں میں پیار بڑھتا ہے۔ دونوں جہانوں میں اللہ اس عمل کا اچھا صلہ دے گا۔

اتنے میں ہال کی تمام روشنیاں جلا دی گئیں اور تمام اداکار بچے قطار میں کھڑے ہو گئے۔ ہال میں موجود سب نے کھڑے ہو کر اس کامیاب سبق آموز کھیل پیش کرنے پر بچوں کو تالیاں بجا کر بہت داد دی۔

آخر میں پرنسپل صاحبہ نے آ کر اعلان کیا کہ جماعت چہارم کا کھیل سب کو پسند آیا ہے اسے اوّل انعام کا حقدار قرار دیا جاتا ہے۔ پانچویں جماعت دوسرے نمبر پر اور ساتویں جماعت تیسرے نمبر پر ہے۔ چوتھی جماعت کے بچے اور کھیل تیار کرنے والی انچارج مس سحرش بے حد خوش تھیں۔

یوم والدین اختتام کو پہنچا، ہر کوئی بہن بھائی میں محبت و پیار اور والدین کے احترام کی بات کر رہا تھا سب نے پرنسپل اور اساتذہ کو بہترین کھیل پیش کرنے پر مبارک دی۔ اس کھیل میں حصہ لینے والے طلبہ و طالبات کو انعامات ملے اور سب نے شاباش بھی دی۔

اس کھیل سے بھائی چارے کا درس ملتا ہے۔ بہن بھائیوں کو ہمیشہ آپس میں یک جان دو قالب ہونا چاہیے۔ ماں باپ کی عزت کرنا نیکی کا باعث ہے۔ ماں، باپ، بہن اور بھائی سب مِل کر ہی خاندان بنتا ہے۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- سٹیج پر جماعت چہارم نے جو کھیل پیش کیا اس کا خلاصہ لکھیے۔

2- بدھ مت، مسیحیت اور اسلام کے مذہبی رہنماؤں کے بتائے ہوئے خیالات خوشخط اپنی کاپی میں لکھیے۔

(ب) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- ایک بچہ سر پر کیا باندھے ہوئے سفید کپڑوں میں باپ کے روپ میں سٹیج پر نمودار ہوا؟

ا۔ پگڑی　　ب۔ پٹی　　ج۔ رسی　　د۔ کچھ بھی نہیں

2- بچے ضد کرنے لگے کہ ہم مل کر کیا کریں؟

ا۔ بھاگیں　　ب۔ کھیلیں　　ج۔ اچھلیں　　د۔ کودیں

3- گوتم بدھ نے فرمایا! ماں باپ کے نیک اعمال کی ..... کرو۔

ا۔ پیروی　　ب۔ مخالفت　　ج۔ نقل　　د۔ فکر

4- پادری صاحب نے کہا! ماں باپ کی ..... کرو۔

ا۔ دل جوئی　　ب۔ عزت　　ج۔ پیروی　　د۔ نقل

5- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں باپ کے ساتھ کس سلوک کی تلقین کی؟

ا۔ احترام　　ب۔ خیال　　ج۔ ادب　　د۔ توجہ

(ج) مختصر جواب لکھیے۔

1- کِس جماعت کا کھیل اوّل قرار دیا گیا؟

2- اس کھیل میں کتنے کردار تھے؟

3- سب سے پہلے کِس مذہب کے راہنما نے وعظ کیا؟

4- مہاتما بدھ نے فرمایا! کون بے حد قابل احترام ہیں؟

5- ماں باپ کی عزت کرنا کیسا عمل ہے؟

(د) خالی جگہ پُر کریں۔

1- پیارا بچہ ماں کی۔۔۔

اساتذہ اور ہم جماعتوں کا احترام

گھر کے تمام افراد شام کی چائے پینے کے لیے جمع تھے۔ عینی نے کہا کہ ہمیں مِس نے اساتذہ اور ہم جماعتوں کے احترام کے بارے میں مضمون لکھنے کے لیے دیا ہے۔ ابو آپ مجھے بتائیں میں یہ مضمون کیسے شروع کروں؟

ابو نے کہا! جو ہستی بچوں کو پڑھائے، سِکھائے اور ان کی تربیت کرے اسے استاد کہتے ہیں۔ آپس میں اکٹھے پڑھنے والے بچے ہم جماعت کہلاتے ہیں۔ جماعت میں سب مل جل کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں۔ اساتذہ بچوں کو تعلیم و تربیت دیتے ہیں۔ مختلف مضامین پڑھاتے ہیں کئی علوم سکھاتے ہیں جس سے طلبہ و طالبات میں سمجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اچھے انسان اور اچھے شہری بنتے ہیں۔

عینی غور سے ابو کی باتیں سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنی کاپی پر لکھ بھی رہی تھی۔ عینی نے کہا، امی جان! آپ بھی اساتذہ کے احترام کے بارے میں کچھ کہیں۔ انھوں نے کہا! اساتذہ ہماری زندگی میں وہ عظیم ہستی ہوتے ہیں جو بچوں کی زندگی کو مثبت راہ پر ڈال دیتے ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اساتذہ کی عزت کرنی چاہیے۔ میں آج اپنے اساتذہ کی محنت کی وجہ سے ہی پروفیسر ہوں۔ میں اپنے تمام اساتذہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں کیونکہ اُنہی کی بدولت میں اس مقام پر پہنچی ہوں۔

امی نے اپنی بات مکمل کی تو ابو نے کہا کہ علامہ اقبال اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ سیالکوٹ میں میر حسن اور گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر آرنلڈ علامہ اقبال کے استاد تھے۔ وہ اپنے اساتذہ کے ساتھ بے حد عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ جب بھی کوئی بات پوچھنا ہوتی تو علامہ اقبال بڑے ادب سے اپنے اساتذہ سے سوال کرتے۔ ہمیشہ مؤدب ہو کر اپنے اساتذہ کے سامنے بیٹھتے تھے۔

عینی اساتذہ اور ہم جماعتوں کے احترام پر مضمون لکھنے کے لیے کاپی پر اہم نکات لکھ رہی تھی۔ عینی نے کہا کہ امی آپ مزید کچھ بتائیں! امی نے بتایا کہ ہندو مذہب ہو یا بدھ مت، مسیحیت ہو یا اسلام، سکھ مذہب ہو یا پارسی ہر ایک مذہب میں اساتذہ کا احترام کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ عینی نے کہا، بہت خوب! ابو مزید بولے کہ بچوں کی کامیابی پر دنیا میں دو شخصیات سب سے زیادہ خوش ہوتی ہیں ایک والدین اور دوسری شخصیت استاد کی ہے۔ اس لیے شاگردوں کو والدین کے ساتھ ساتھ اساتذہ کا بھی دل سے احترام کرنا چاہیے۔

صرف علم حاصل کرنا ہی کافی نہیں۔ علم پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اساتذہ کی دی ہوئی تعلیم و تربیت ہی بہتر زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہے۔ اپنے سکول کے تمام اساتذہ کا احترام کریں خواہ انہوں نے آپ کو پڑھایا ہو یا نہیں۔

اسی طرح اپنے ہم جماعتوں کا احترام بھی بہت ضروری ہے۔ جماعت ایک گھنے درخت کی مانند ہوتی ہے اور طلبہ وطالبات اس کی شاخیں۔ اگر یہ شاخیں باہم منسلک، منظم اور متحد ہوں گی تو اس درخت کی چھاؤں گھنی ہوگی۔ اپنے ہم جماعتوں کا احترام کرنے سے دوستی بڑھتی ہے۔

کسی سکول میں اکٹھے پڑھنے والے بچوں کے گروہ کو جماعت کہتے ہیں۔ اگر اس گروہ کے تمام رکن ایک دوسرے کی عزت کریں، ایک دوسرے کے کام آئیں تو یہ بھی دراصل اساتذہ کا احترام ہی ہوتا ہے۔ ان کی تعلیم وتربیت کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ سب طلبہ وطالبات آپس میں دوستوں کی طرح رہتے ہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا نہیں کرتے۔ تمام ایک دوسرے کے ساتھ مثالی تعلق اور رشتہ قائم کرتے ہیں۔ آپس میں اچھے دوستوں کی طرح رہتے ہیں اور بڑے ہو کر یہی دوستیاں کام آتی ہیں۔

لو بھئی! اساتذہ اور ہم جماعتوں کے احترام کے بارے میں بہت باتیں ہو گئیں۔ عینی اب آپ مضمون لکھیں اور میں اپنا کالج کا کام کرلوں۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- احترامِ اساتذہ پر مضمون لکھیے۔

2- ہم جماعتوں کا احترام کے کیا معنی ہیں؟ تفصیلاً لکھیے۔

(ب) درج ذیل میں سے درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

1- استاد کا احترام ہے۔

(ا) نیکی (ب) کام (ج) عمل (د) فرض

2- مضامین پڑھنے اور علوم سیکھنے سے طلبہ وطالبات میں کیا اجاگر ہوتا ہے۔

(ا) صبر (ب) شعور (ج) احترام (د) جذبہ

3- اس ہستی کو کیا کہتے ہیں جو بچوں کو پڑھائے، سکھائے اور تربیت دے۔

(ا) ہم جماعت (ب) فنکار (ج) استاد (د) وکیل

4- پروفیسر آرنلڈ گورنمنٹ کالج لاہور میں کس مشہور ہستی کے استاد تھے۔

(ا) علامہ اقبال (ب) قائدِ اعظم (ج) لیاقت علی خان (د) سر سید احمد خان

5- جماعت ایک گھنے درخت کی مانند ہوتی ہے اور طلبا و طالبات اس کی ہیں۔

(ا) شاخیں (ب) جڑیں (ج) پتے (د) تنے

(ج) مختصر جواب دیجیے۔

1- اساتذہ بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں؟

2- ہم جماعتوں کا احترام بھی کس کا احترام ہوتا ہے؟

3- بچوں کی کامیابی پر سب سے زیادہ خوش ہونے والی شخصیات کون سی ہیں؟

4- کون درخت کی شاخوں کی مانند ہوتے ہیں؟

5- سکول میں اکٹھے پڑھنے والے گروہ کو کیا کہتے ہیں؟

(د) خالی جگہ پُر کریں۔

1- تمام مذاہب میں استاد کا..... کرنے کا درس دیا گیا ہے۔

2- استاد کا..... سے احترام کرنا چاہیے۔

3- علم حاصل کرو اور اس پر..... بھی کرو۔

4- ہم جماعت آپس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتے ہیں۔

5- ہم جماعتوں کا احترام کرنے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بڑھتی ہے۔

سرگرمیاں

1- آپ نے اب تک جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ہے ان تمام کے نام لکھئے۔

2- اپنے پرانے اور نئے ہم جماعت دوستوں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- اساتذہ بچوں کو احترام اساتذہ اور ہم جماعتوں کے اہم نکات یاد کرنے کی مشق کرائیں۔

2- اساتذہ سبق میں دی گئی مثالوں کے علاوہ موضوع کے مطابق روزمرہ زندگی سے مثالیں دے کر بچوں کو احترامِ اساتذہ اور ہم جماعتوں کا مفہوم سمجھائیں۔

ایمانداری

تیس بچے تین قطاروں میں بیٹھے تھے۔سب سے اگلی قطار میں آٹھ بچے دوسری قطار میں دس جبکہ یہ قطار پہلی سے اونچی تھی۔اسی طرح تیسری قطار دوسری سے بھی اونچی تھی اور اس میں بارہ بچے بیٹھے تھے۔سامنے استاد صاحب کرسی پر تشریف فرما تھے۔ان کے آگے ایک خوبصورت میز پڑی تھی۔سٹیج کو رنگوں سے سجایا گیا تھا۔پروگرام کا نام تھا''بچوں کی تربیت'' تین بڑے کیمرے سٹوڈیو نمبر 1 میں پروگرام ریکارڈ کرنے کے لئے موجود تھے۔پروڈیوسر افتخار مجاز نے کنٹرول روم سے خاموش رہنے کی آواز دی اور استاد محترم نے بچوں کو ایمانداری کے بارے میں بتانا شروع کیا۔

انہوں نے کہا: بچو! آج ہم ایمانداری کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ایمانداری دراصل اپنا کام صحیح انداز میں کرنے کو کہتے ہیں۔اپنی ذمہ داری بہتر طور پر نبھانا ایمانداری کہلاتا ہے۔انگریزی محاورہ ہے Honesty is the best Policy یعنی ایمانداری بہترین حکمتِ عملی ہے۔جو کام بھی ہمارے ذمہ لگا ہو اس کو اپنی کوششوں سے بہتر انداز میں پورا کریں تو اس عمل کو ایمانداری کہتے ہیں۔

ایک بچے نے سوال کیا استاد صاحب یہ بتائیں کہ ایمانداری اور بے ایمانی میں کیا فرق ہے؟

استاد صاحب بولے،شاباش! بہت اچھا سوال ہے۔دیکھیے! جس کام میں کرنے والے کی نیت اور ارادہ خراب ہو اس کو بے ایمانی سے کیا ہوا کام کہتے ہیں۔اور جس کام میں نیت اور ارادہ صحیح اور پختہ ہو اس عمل کو ایمانداری سے کیا ہوا کام کہتے ہیں،بس ایک معمولی سی لکیر ہے ایمانداری اور بے ایمانی کے درمیان اور وہ لکیر نیت اور ارادے کی ہے۔مثلاً گوالا اگر خالص دودھ بیچے تو یہ کام ایمانداری کے زمرے میں آتا ہے اور اگر اس میں پانی مِلا کر بیچے تو یہ بے ایمانی کہلاتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی ملازم اپنا کام دیانت داری سے صحیح طور پر مکمل کرے تو اس عمل کو ایمانداری سے کیا ہوا کام کہتے ہیں اور اگر وہ ملازم کام بے رُخی سے کرے۔اپنی ذمہ داری پوری طرح نہ نبھائے اور کوئی نہ کوئی بہانہ کر دے تو یہ اس کی نیت اور ارادے میں فتور کی وجہ سے ہے،اسے بے ایمانی کہتے ہیں۔

ایک اور بچے نے پوچھا کہ استاد صاحب ایمانداری کا انسانی زندگی پر کیا اثر ہوتا ہے؟

استاد صاحب نے کہا: ایمانداری سے کئے ہوئے کام کا صرف کرنے والے شخص پر ہی مثبت اثر نہیں ہوتا بلکہ پورے معاشرے کی فلاح و بہبود ایمانداری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ایمانداری انسانیت کی بھلائی کے لئے بہت ضروری ہے۔جو

قومیں اپنی زندگی کے معمولات ایمانداری سے ادا کرتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کامیابی حاصل کرتی ہیں۔ وہاں انصاف کا بول بالا ہوتا ہے۔ ایمانداری سے پورا معاشرہ مثالی بن جاتا ہے۔

پروڈیوسر افتخار مجاز نے آواز دی کہ کوئی ایک بچہ ایک اور سوال کرے۔ سوال اونچی آواز میں کیا جائے۔

اگلی قطار میں بیٹھے ہوئے بچے نے پوچھا کہ استاد جی ایمانداری کا اہم اصول کیا ہے؟

استاد محترم نے جواب دیا کہ ایمانداری کا اہم اصول بے خوف اور بے لوث اپنی ذمہ داری نبھانا ہے۔ یعنی اپنا کام کسی ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ اسے عمل صالح سمجھ کر کیا جائے۔ اور بے لوث کے معنی ہیں کہ یہ ذمہ داری بغیر کسی صلہ یا لالچ کے نبھائی جائے، اس طریقہ کار کو ایمانداری کہا جاتا ہے۔

پروڈیوسر نے کہا۔ کٹ! ساتھ ہی کیمرے بند ہو گئے اور پروگرام ''بچوں کی تربیت'' کی یہ قسط ریکارڈ ہو گئی جس کا موضوع تھا ''ایمانداری''۔ بچوں نے اس پروگرام میں حصہ لے کر ایمانداری سے کام کرنے کا طریقہ سیکھا۔

ایمانداری

کوئی کام ہو پیارے بچو سنو!
تو ایمانداری سے کرتے رہو

کوئی راز ہو تو چھپا کر رکھو
کسی کی کسی سے کبھی مت کہو

کسی کی کوئی شے پڑی جب ملے
تو خود جاؤ اور جا کے واپس کرو

امانت کوئی شخص رکھوائے تو
ذرا سی بھی اس میں خیانت نہ ہو

نصیحت میری ہے بہت قیمتی
دیانت کے رستے پہ چلتے رہو

شاعر: ناصر بشیر

سچائی

امی، ابو، بہن اور بھائی سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ امی اور ابو آپس میں باتیں کر رہے تھے جبکہ بہن اور بھائی اپنے چچازاد حسن اور کشف کے ساتھ مل کر کھیل رہے تھے۔ سب کے پاس کھیلنے کے لیے کھلونے اور کھانے کے لیے ٹافیاں، چاکلیٹ اور بسکٹ تھے۔ تھوڑا سا وقت گزرا تھا کہ سروش نے کہا کشف آپ میرا چاکلیٹ کھا گئی ہو۔

کشف: نہیں میں نے تو آپ کا چاکلیٹ نہیں کھایا۔ میں تو اپنے حصہ کا چاکلیٹ اور ٹافیاں کھا رہی ہوں۔

سروش: پھر میرا چاکلیٹ کون کھا گیا۔ ابھی تو میں نے الماری میں رکھا تھا۔

کشف: مجھے کیا پتہ۔

سروش اور کشف دونوں بحث کر رہی تھیں کہ کشف کے چھوٹے بھائی حسن کے ہنسنے کی آواز آئی۔ اس کی طرف دیکھا تو وہ بڑے مزے لے کر چاکلیٹ کھا رہا تھا۔

سروش نے کہا، امی دیکھیں! حسن میرا چاکلیٹ اُٹھا کر کھا گیا ہے۔

امی نے حسن کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ بری بات ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ تم سچ سچ بتاؤ کہ سروش کا چاکلیٹ تم نے کھایا ہے؟ اگر سچ بتاؤ گے تو تمہیں ایک اور چاکلیٹ دیں گے۔

حسن نے کہا ہاں آنٹی میں نے ہی سروش کا چاکلیٹ کھایا ہے۔ جب یہ دونوں آپس میں باتیں کر رہی تھیں تو میں چپکے سے چاکلیٹ اٹھا کر لے گیا تھا۔ آنٹی اب آپ مجھے دوسرا چاکلیٹ دیں۔

آنٹی: ہمیشہ سچ بولنا چاہیے اور کبھی بھی سچ لالچ کی وجہ سے نہیں بلکہ بغیر صلہ مانگے بولنا چاہیے۔ سچ تو سچ ہی ہوتا ہے کبھی نہ کبھی حقیقت کا پتہ چل ہی جاتا ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ لوگ ان کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے۔ اسی لئے انہیں بعثت سے پہلے ہی صادق اور امین کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پہلی بار پہاڑی پر چڑھ کر دعوتِ اسلام دی تو انہوں نے فرمایا کہ

اے لوگو! اگر میں کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے لشکر ہے تو کیا آپ مانیں گے؟ تو لوگوں نے کہا آپ نے گذشتہ چالیس سالوں میں ہمیشہ سچ ہی بولا ہے اس لیے یہ بھی سچ ہی ہوگا کہ اس پہاڑی کے پیچھے لشکر ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا کہ جس طرح اس پہاڑی کے پیچھے لشکر نظر نہیں آ رہا آپ میرے کہنے پر مان رہے ہیں اسی طرح یہ بھی مانیں کہ ایک ایسی ہستی ہے جو بظاہر تو نظر نہیں آ

رہی لیکن وہ ساری دنیا کی خالق ہے۔ وہ اللہ ہے۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعوت پر ایمان لے آئے۔

دیکھئے کتنی بڑی بات ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری عمر سچ ہی بولا اور سچ کا ساتھ دیا۔ ہمیں بھی اپنی زندگی میں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ اور سچ کا ساتھ دینا چاہیے۔

کشف: آنٹی اور بتائیں سچائی کے بارے میں، یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

آنٹی: خواہ کچھ بھی ہو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ سچ بولنے سے ہمیشہ انسان سیدھے راستے پر چلتا ہے۔ اور سیدھا راستہ ہی نجات کا راستہ ہے۔ جھوٹ کے تو پاؤں نہیں ہوتے لیکن سچائی ہر نیکی کی بنیاد ہوتی ہے۔ سچائی کی وجہ سے انسان کا ضمیر ہمیشہ مطمئن رہتا ہے ایک جھوٹ بولنے کی وجہ سے کئی اور جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ سچ کا ہمیشہ بول بالا ہوتا ہے۔ سچ نیکی ہے اور جھوٹ برائی ہے۔ صحیح کام کرنے کو سچ کہتے ہیں اور جو شخص سچ کہتا اور اس پر عمل کرتا ہے اسے سچا کہتے ہیں۔ سچ کے عمل کو سچائی کہا جاتا ہے۔ محاورہ ہے کہ سانچ کو آنچ نہیں۔

سب بچے بڑے انہماک سے سچائی کی باتیں سُن رہے تھے۔ سب نے وعدہ کیا کہ ہم ہمیشہ سچ ہی اپنائیں گے۔ کیونکہ سچے کو کوئی خوف یا ڈر نہیں ہوتا۔ سچے اور ایماندار لوگوں کی ہمیشہ قدر کی جاتی ہے۔ سچ ہی اخلاقیات کا سب سے پہلا اور اہم اصول ہے۔ اگر ہم سچ اپنا لیں تو ہمارا اخلاق اچھا ہو جائے گا۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- سچ سے کیا مُراد ہے وضاحت سے لکھیے۔

2- ان تمام کاموں کے نام لکھئے جنہیں سچ کہا جاتا ہے۔

(ب) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح پر دائرہ لگائیں۔

1- پروگرام کا نام تھا۔

(ا) بچوں کی تربیت (ب) بچوں کی پرورش (ج) بچوں کے کھیل (د) بچوں کی باتیں

2- استاد کی گفتگو کا موضوع تھا۔

(ا) اصول (ب) ایمانداری (ج) جانفشانی (د) دکانداری

4- سچ بولنا ہے

(ا) نیکی (ب) صبر (ج) صفائی (د) لالچ

5- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگ کیا کہتے تھے۔

(ا) صادق اور امین (ب) بہادر (ج) نڈر (د) عظیم شخصیت

(ج) مختصر جواب دیجیے۔

1- انگریزی محاورہ Honesty is the Best policy کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔

2- ایمانداری اور بے ایمانی میں فرق کے متعلق کس نے سوال کیا؟

3- گوالا اگر خالص دودھ بیچے تو اسے کیا کہتے ہیں؟

4- سچ کس کے بغیر بولنا چاہیے؟

5- اگر کوئی دکاندار کم تولے تو اسے کیا کہتے ہیں؟

(د) خالی جگہ پُر کیجیے۔

1- ایمانداری کا اہم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بے خوف اور بے لوث اپنی ذمہ داری نبھانا ہے۔

2- انسان کو ہمیشہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے کام کرنا چاہیے۔

3- خواہ کچھ بھی ہو ہمیشہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بولنا چاہیے۔

4- سچائی کی وجہ سے انسان کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ مطمئن رہتا ہے۔

5- اگر ہم سچ اپنا لیں تو ہمارا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھا ہو جائے۔

سرگرمی

سچائی کی عادت اپنانے سے انسان کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ طلبا و طالبات ان کی تفصیل لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ روزمرہ زندگی سے مثالیں دے کر سمجھائیں کہ سچائی اور ایمانداری کی عادات انسان کو زندگی میں کس طرح کامیاب بناتی ہیں؟

سچائی

سچ جو بولے وہی بہادر ہے
کامیابی کا بس یہی گُر ہے

سچ کہو گے تو نام پاؤ گے
سچ کہو گے تو آگے جاؤ گے

سچ کہو گے تو پاؤ گے عزت
جھوٹے انسان کو ملے ذلت

لوگ سچے کی بات مانتے ہیں
اچھا انسان اس کو جانتے ہیں

سچ ہی انسانیت سکھاتا ہے
سچ ہی کردار کو بناتا ہے

ہم نے دنیا میں بس یہی دیکھا
سچے ہوتے نہیں کبھی رسوا

سچ سے ہوتا ہے سربلند انسان
سچ ہی انسانیت کی ہے پہچان

ہم نے سوچا ہے سچ کہیں گے سدا
اپنا وعدہ ہے سچ کہیں گے سدا

شاعر: ناصر بشیر

باب 4 اہم شخصیات

شری کرشن جی مہاراج

بچوں کو یہ جاننے کی خواہش تھی کہ ہندو دھرم کی کسی مشہور شخصیت کے بارے میں جانیں۔ شوبھا نے اس خواہش کا اظہار اپنے پِتا جی سے کیا۔ پتا جی نے کہا ابھی بتائے دیتے ہیں لو سنو۔ ہم پہلے کرشن جی مہاراج کی پیدائش کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

شری کرشن جی مہاراج کا جنم مَتھرا شہر میں ہوا جو دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے۔ ان کے والد کا نام واسو دیو اور والدہ کا نام دیوکی تھا۔ متھرا کا راجا کنس تھا۔ اس کی رعایا اس کے ظلم سے تنگ تھی۔ راجہ کو نجومی نے بتایا کہ اسکی بہن دیوکی کا آٹھواں بیٹا اسے قتل کر دے گا۔ راجا نے اپنے بہنوئی کو مار ڈالنے کی سوچی۔ لیکن اسے اس شرط پر چھوڑ دیا کہ وہ اپنے گھر پیدا ہونے والا ہر لڑکا قتل کے لیے بادشاہ کے حوالے کر دے گا۔ بادشاہ نے اپنی بہن اور بہنوئی کو اپنی قید میں رکھا ان کے سات لڑکے قتل کر دیئے۔ کرشن جی مہاراج پیدا ہوئے تو ان کے والد انہیں کپڑے میں لپیٹ کر اپنے ایک عزیز کے گھر لے گئے۔ یہ دوست نند جی گوالوں کا سردار تھا۔ نند جی اور اس کی بیوی اچھے لوگ تھے۔ واسو دیو نند جی کی بیٹی کو اپنے گھر لے آئے بادشاہ کو تیسرے دن پتہ چلا کہ ان کی ہمشیرہ کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ نند جی نے کرشن جی مہاراج کو بڑے پیار سے پالا۔

ایک دن ملکی رسم و رواج کے مطابق لوگ اندر دیوتا کے حضور قربانی کے لیے تیاری کر رہے تھے۔ کرشن جی مہاراج نے اس عقیدہ کے خلاف بات کر دی۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اِندر دیوتا قربانی سے خوش ہو کر بارش برساتے ہیں۔ جس سے فصلیں اچھی ہوتی ہیں۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ کرشن جی مہاراج ان کی ہمشیرہ کے بیٹے ہیں تو بادشاہ نے انہیں محل میں بلا بھیجا۔ بادشاہ نے کرشن جی مہاراج کا بہت اچھا استقبال کیا۔ اس موقع پر کھیل کود کا بندوبست بھی کیا گیا۔ ان کھیلوں میں مُکا بازی بھی شامل تھی۔ بادشاہ نے کرشن جی مہاراج کو مُکا بازی میں شرکت کی دعوت دی۔ بادشاہ نے مُکا بازوں سے کرشن جی مہاراج کو مارنے کی ساز باز کر رکھی تھی مگر کرشن جی مہاراج نے مُکا بازوں کو مار دیا۔ شری کرشن جی مہاراج نے بعد میں راجہ کنس کو بھی مار دیا۔

تعلیمات

پتا جی نے کہا! جو بھی شخصیت مشہور ہوتی ہے اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ کرشن جی مہاراج کی وجۂ شہرت ان کے خیالات تھے۔ ہندوؤں کی اصلاح آپ نے کی۔ بھگوت گیتا آپ کی تحریر کردہ کتاب ہے۔ اس کتاب میں شری ارجن اور کرشن جی مہاراج کے درمیان مکالمہ تحریر ہے۔ بھگوت گیتا میں ایشور کا تصور بیان کیا گیا ہے۔

دنیا کے پیدا ہونے کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے کہ دنیا بار بار پیدا ہوتی اور مٹتی ہے۔ آتما ہمیشہ رہنے والی چیز ہے۔ شری کرشن جی نے ارجن سے کہا کہ ایشور سب کے دلوں میں رہتا ہے۔ گیتا ایک ایشور کی پرستش کی تعلیم دیتی ہے۔

بچو! شری کرشن جی مہاراج کی وجۂ شہرت اور پیدائش کے بارے میں آپ نے جان لیا؟ جی ہاں پتا جی!

حصولِ علم

شری کرشن جی مہاراج کی طبیعت میں تبدیلی آئی۔ آپ نے بہت سے علوم سیکھنے کی طرف توجہ دی۔ آپ نے تیراندازی، سپاہ گری اور جنگی فنون میں بھی مہارت حاصل کی۔

عقل مندی اور دانائی

شری کرشن کی غیر حاضری میں ایک بادشاہ نے متھرا پر حملہ کیا۔ اس راجا نے بار بار شکست کھائی۔ اس نے کل اٹھارہ حملے کیے۔ راجہ نے آخری حملہ شودروں کے ساتھ مل کر کیا۔ جب شری کرشن کو راجا کی فتح کا علم ہوا تو انھوں نے سمندر کے کنارے ایک نیا شہر آباد کیا۔ اس شہر کا نام دَوَارکا رکھا۔ اس شہر کی حفاظت قدرے آسان تھی۔ شری کرشن جی مہاراج نے متھرا کے تمام بچے اور عورتیں اس شہر میں بھیج دیں۔

میدان جنگ میں راجا کی مدد کرنے والا شودر مارا گیا۔ راجا کی فوج کے قدم بھی اکھڑ گئے اور کرشن جی مہاراج خود کسی طرح دوارکا پہنچ گئے۔ چند سالوں میں شری کرشن جی مہاراج نے بہت ترقی کر لی۔ ہندوستان کے بڑے شہنشاہ بھی شری کرشن کا حکم ماننے لگے۔ آپ ہمیشہ ظلم کے خلاف ڈٹے رہے اور غریبوں کی مدد جاری رکھی۔

اسی دوران آپ کو کچھ شہزادوں کا پیغام ملا کہ وہ ایک ظالم بادشاہ کی قید میں ہیں۔ انھیں رہا کرایا جائے۔ جنگ میں بادشاہ کو شکست ہوئی اور شہزادوں کو رہائی مل گئی۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- کرشن جی مہاراج کی پیدائش کیسے ہوئی؟

2- کرشن جی مہاراج نے بادشاہ کا منصوبہ کیسے ناکام بنایا؟

(ب) مختصر جواب لکھیے۔

1- شری کرشن جی مہاراج کا جنم کہاں ہوا؟

2- نجومی نے راجا کو کیا بتایا؟

3- نند جی کون تھے؟

4- بادشاہ نے شری کرشن جی مہاراج کو محل میں کیوں بلایا تھا؟

5- بادشاہ نے شری کرشن جی مہاراج کے ساتھ کیا چال چلی؟

6- شری کرشن جی مہاراج نے کب دوارکا آباد کیا؟

7- گیتا کس کی عبادت کی تعلیم دیتی ہے؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1- متھرا کہاں ہے؟

ا۔ دریائے گنگا کے کنارے　　ب۔ دریائے جمنا کے کنارے

ج۔ دریائے سندھ کے کنارے　　د۔ دریائے جہلم کے کنارے

2- راجا کنس نے شری کرشن جی کے والد کو کس شرط پر چھوڑا؟

ا۔ وہ اپنا ہر بچہ اس کے حوالے کر دیں گے　　ب۔ وہ اس کے پاس ہی رہیں گے

ج۔ وہ بچے کو خود قتل کر دیں گے　　د۔ وہ خود اس کی حفاظت کریں گے

3- کرشن جی مہاراج نے کب رواج کے خلاف بات کی؟

ا۔ جب لوگ قربانی کی تیاری کر رہے تھے　　ب۔ جب لوگ قربانی دے چکے

ج۔ کھانا کھا رہے تھے　　د۔ آرام کر رہے تھے

4- کرشن جی مہاراج نے مکے بازوں کے ساتھ کیا کیا؟

ا۔اُن کو مار دیا ب۔اُن کو معاف کر دیا ج۔اُن کا مقابلہ کیا د۔اُن کو کچھ نہیں کہا

5- کرشن جی مہاراج نے سیکھی۔

ا۔تیر اندازی ب۔تیراکی ج۔گھڑسواری د۔خطاطی

(د) درست جواب کے سامنے (ص) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیے۔

1- بھگوت گیتا شری کرشن جی کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

2- کرشن جی مہاراج کی وجہ شہرت ان کے خیالات نہیں تھے۔

3- دنیا کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ بار بار پیدا ہوتی ہے۔

4- آتما ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے۔

5- شری کرشن جی مہاراج کہتے ہیں کہ ایشور سب کے دِلوں میں رہتا ہے۔

(ر) خالی جگہ پُر کیجیے۔

1- دوارکا کی حفاظت ..... تھی۔

2- شری کرشن جی مہاراج کے والد ..... تھے۔

3- شری کرشن جی مہاراج نے ..... سیکھا۔

4- نند جی نے ..... کو بڑے پیار سے پالا۔

5- اِندَر دیوتا کو خوش کرنے کے لیے لوگ ..... دیتے تھے۔

سرگرمی

طلبا و طالبات مختلف گروپ بنا کر کرشن جی مہاراج کی تعلیمات پر چند جملے لکھیں۔ اس کے بعد تمام تعلیمات کو ملا کر ایک چارٹ کی صورت میں کمرۂ جماعت میں آویزاں کر دیا جائے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

1- طلبا و طالبات کو شری کرشن جی کی تعلیمات سے آگاہ کیجیے۔

2- اگر ممکن ہو تو ہندو دھرم کی معروف شخصیت کو بچوں سے بات چیت کی دعوت دیجیے۔

مہاتما گوتم بدھ

زمانہ قدیم کی بات ہے کہ نیپال کے علاقہ میں ایک خوبصورت گاؤں لمبینی (Lumbini) تھا۔اس گاؤں میں ایک باہمت قبیلہ سکیاس آباد تھا۔ ہندوستان بھر میں چھوٹی چھوٹی کئی ایک ریاستیں تھیں جن پر راجے مہاراجے حکومت کرتے تھے۔ایک ریاست کپل وستو کا بادشاہ سکیا سودھدھنا تھا،اس کی ایک خوبصورت ملکہ تھی جس کا نام مایا تھا۔ مایا نے خواب میں اپنے بیٹے کی پیدائش کے بارے میں جانا کہ اس کے ہاں ایک ذہین اور خوبصورت بیٹا پیدا ہوگا جو حقیقت میں پوری دنیا پر راج کرے گا۔

روایت ہے کہ ملکہ مایا کے ہاں ایک ایسے بچے نے جنم لیا جس نے پیدا ہوتے ہی بولنا اور چلنا شروع کر دیا۔وہ پانچ دن کا تھا تو سکیا سودھدھنا اور مایا نے اپنے چاند سے بیٹے کا نام سدھارتا رکھا۔سدھارتا بہت ذہین اور اپنے قبیلے بلکہ ساری ریاست کے بچوں سے بہت مختلف تھا۔ ماں باپ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔دور دور سے لوگ اس کمال صفات کے مالک بچے کو دیکھنے آتے تھے۔قبیلہ سکیاس کا ہر فرد اس بچے کی وجہ سے فخر کرتا تھا۔وہ سات روز کا تھا جب اس کی ماں وفات پا گئی۔اُس کی بڑی بہن نے ماں بن کر اسکی پرورش کی اور وہ بڑا ہوتا گیا۔

پیدائش کے بعد بچوں کی تربیت کے حوالہ سے مختلف رسمیں ادا کی جاتیں، دعائیں مانگی جاتیں،غریبوں،مسکینوں اور ضرورت مندوں میں کھانے پینے کی اشیاء تقسیم کی جاتیں لیکن سدھارتا پر ان رسومات کا کوئی اثر نہ ہوتا۔وہ ہر لمحہ سوچوں میں مگن رہتا۔ ہر شے اور واقعہ کے ہونے کی وجہ تلاش کرنے کی کوشش میں لگا رہتا۔

سدھارتا کے مستقبل کے بارے میں اس کا باپ سکیا سودھدھنا بے حد پریشان تھا۔جب اس نے دیکھا کہ بیٹا محل سے باہر جانے لگا ہے اور اس کی دلچسپیاں عوام الناس میں بڑھنے لگی ہیں تو باپ نے گلیوں اور بازاروں میں تمام ایسے مناظر کو ہٹانا شروع کر دیا جو لاڈلے بیٹے سدھارتا کے رنج وغم کا باعث بن سکتے ہوں۔سدھارتا جب بھی محل سے باہر نکلتا تو اس سے قبل چلو ہٹو کا سلسلہ چلتا۔غریب لوگوں اور چھابڑی فروشوں کو راستے سے زبردستی ہٹا دیا جاتا تاکہ شہزادے کو کسی ناگواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہاں تک کہ محل میں موت اور غم کے الفاظ بولنے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔اس کا ہر طرح سے خیال رکھا جانے لگا تاکہ وہ خاندانی شاہی روایات اپنانا شروع کر دے۔

راجا نے جب دیکھا کہ بیٹے کو باہر جانے سے روکنا اور مناظر ہٹانا بے سود ہے تو محل کی دیواریں اونچی کر دی گئیں۔محل میں اس کی مصروفیات کے کئی ایک سامان پیدا کئے گئے لیکن سدھارتا کسی اور ہی دنیا کا باسی تھا۔اس نے ایک چوکی اٹھا کر کھڑکی کے پاس رکھی اور اس پر کھڑے ہو کر باہر کا نظارہ کرنا شروع کر دیا۔

سدھارتا نے تین غمناک مناظر دیکھے ایک لاغر اور بے کس شخص کو بیماری کی حالت میں۔ دوسرا ایک غریب کی لاش اور تیسرا ایک فقیر کو سڑک کنارے بیٹھے مانگتے دیکھا جس کی آنکھوں میں مایوسی کے سائے منڈلا رہے تھے۔

سدھارتا آئے روز ایسے مناظر دیکھتا تو پریشان ہو جاتا۔ وہ سوچتا تھا کہ دُنیا آخر ہے کیا؟ کیا سارے رنج و الم انسانوں کے لئے ہیں؟ ایک روز وہ اپنے باپ کے ساتھ کھیتوں میں گیا وہاں کسان کو ہل چلاتے ہوئے دیکھا تو سوچ میں پڑ گیا کہ کِسان اگر فصل نہ بوئے تو لوگ کھائیں کہاں سے؟ شہزادہ کم عمری میں تیراندازی، گھڑسواری اور دیگر ورزشی کھیلوں میں شامل ہوتا لیکن پوری طرح ان دلچسپیوں کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔

غور وفکر اور سوچ و بچار اس کا مشغلہ بن گیا۔ وہ غربت کے مارے لوگوں کو ننگے پاؤں پھرتا ہوا دیکھتا تو تڑپ اُٹھتا۔ بچپن ہی سے لوگوں کے دکھوں کا مشاہدہ کرنے لگا تھا۔ کبھی کبھار باہر درخت کی اوٹ میں بیٹھ کر یا تنہائی میں سوچ و بچار کرتا کہ آخر اس انسانی درد کی دوا کیا ہے؟ نوجوان شہزادے کا رویہ زمانے کی روایات کے خلاف تھا۔ والد اس کے انداز سے سخت پریشان تھا۔

باپ نے سدھارتا کے بارے میں دوسرے لوگوں سے مشورہ کیا آخر طے ہوا کہ اس کی شادی کر دی جائے۔ 16 سال کی عمر میں علاقہ کی خوبصورت ترین شہزادی یاسودھرا کے ساتھ شادی کر دی گئی۔ سدھارتا ایک پیارے بیٹے کا باپ بن گیا جس کا نام راہول رکھا گیا۔

سدھارتا کو محل میں شاہانہ زندگی سے اکتاہٹ سی ہونے لگی۔ ایک روز اس نے پروگرام بنایا کہ قریبی گاؤں کا دورہ کیا جائے۔ بادشاہ نے اپنے بیٹے کے اس گاؤں میں جانے سے قبل فرمان جاری کیا کہ تمام راستے صاف کر دیے جائیں اور خوبصورت انداز سے سجا دیا جائے۔ کوئی شے بھی بدمزہ اور بُری نہ لگے لیکن یہ سب کچھ بے سود رہا کیونکہ سدھارتا کچھ اور ہی تلاش کر رہا تھا۔ سفر کے دوران ایک جھریوں بھرے چہرے والا بزرگ اس کے سامنے آ گیا۔ جوان شہزادے نے سوچا کہ برے حالات ان لوگوں کی قسمت میں لکھے ہیں۔ اس کے بعد لاعلاج بیماری میں مبتلا ایک شخص کو دیکھا اور پھر لوگوں کا ہجوم دیکھا جو کسی میت کو لے جا رہے تھے۔ آخر میں اُسے روحانی مسرت ملی جب اس کی ایک فقیر اور ایک زاہد سے ملاقات ہوئی جس نے سدھارتا کو بتایا کہ اس نے خوشی اور غم کی دنیا کو چھوڑ دیا تا کہ اطمینانِ قلب حاصل ہو۔ سدھارتا پر ان واقعات کا بے حد اثر ہوا۔ اسے اپنی راہ متعین کرنے کی طرف اشارہ مِل گیا۔

ایک رات سدھارتا اٹھے انھوں نے اپنی خوبصورت بیوی اور پیارے بیٹے راہول پر آخری نظر ڈالی اور محل سے باہر نکل آئے۔ اپنے گھوڑے کو تیار کیا۔ اصطبل کے نگران کو ساتھ لیا اور چل پڑے۔ اپنے بال تراشے، شاہی لباس تبدیل کیا اور ایک کٹیا میں داخل ہو گئے۔ اب سدھارتا ہمیشہ کے لیے دور نکل گئے۔ وہ ایک جوگی بن کر سدھارتا سے مہاتما بدھ ہو گئے۔

کئی سال گوتم بدھ نے غور و فکر کیا ان کے دو اساتذہ نے گیان کی گہرائی تک پہنچنے میں راہنمائی کی۔ انھوں نے اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ مل کر حقیقی علم، امن اور سکون کے لئے گیان جاری رکھا۔ انھوں نے بہت سے سفر کئے، بھوک کاٹی، کئی سال کی مشقت اور ریاضت کے بعد آخر کار سدھارتا ایک درخت کی اوٹ میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے تا کہ زندگی اور موت کی حقیقت پا سکیں۔ وہ گیان کے ذریعے نروان پانا چاہتے تھے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ جب انھیں درختِ دانش کے نیچے غور و فکر کے دوران بدھ کا رتبہ ملا تو وہ پکار اٹھے۔

''اے خالق! جب تک میں نے تجھے نہیں پایا تھا مجھے بہت سے مراحل میں سے گزرنا پڑا اور وہ سب تکلیف دہ حالتیں تھیں مگر اب میں نے دیکھ لیا ہے مجھے امید ہے کہ تو پھر ایسا نہ کرے گا۔''

مہاتما بدھ نے اس مرحلہ پر پہنچ کر لوگوں کو اخلاقیات کا درس دینا شروع کر دیا۔ انسانیت کی بھلائی، انسانی زندگی کے دکھوں سے نجات اور حقیقی علم کی راہ دکھانے کے لئے لوگوں کی رہنمائی کی۔ لوگوں کے دکھوں کا مداوا ہونے لگا اور اس وقت کے اُمراء اور راجے بدھ مت میں داخل ہونے لگے۔ ان کی دیکھا دیکھی عام لوگوں کی بڑی تعداد دکھوں سے نجات پانے کے لیے بدھ مت اختیار کرنے لگی۔

مہاتما بدھ نے سب سے پہلے اپنی نفسانی خواہشات ترک کیں حتیٰ کہ کھانا اور پینا بھی کم کر دیا۔ زیادہ وقت فاقوں میں گزارتے۔ زندگی کا اصل مقصد لوگوں کی بھلائی اور فلاح و بہبود بنا لیا۔ دن رات کی محنت و مشقت اور ریاضت سے جسمانی کمزوری ہو گئی۔ پانچ شاگردوں سے ابتدا ہوئی تھی پھر ہزاروں لوگ بدھی بن گئے۔ اپنا فرض ادا کرتے ہوئے بیمار ہو گئے۔ آخر کار ہزاروں پیروکاروں کو سوگوار چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے چل بسے۔

مہاتما بدھ نروان پا کر امر ہو گئے۔ان کی تعلیمات نے لاکھوں لوگوں کی زندگی تبدیل کر دی۔سادہ زندگی اپنانے حسد،نفرت اور غیبت سے دور رہنے کی تلقین کی جس سے عوام کے مسائل میں کمی ہوئی۔دُکھوں سے نجات ملی اور لوگ مثبت رویے اپنانے لگے۔لوگ پیار و محبت سے رہنے لگے۔ایک دوسرے کا دُکھ بانٹنے لگے۔چونکہ گوتم بدھ کی تعلیمات میں دوسرے مذاہب کا احترام کرنا سکھایا گیا ہے۔اس لیے لوگ اپنا مذہب چھوڑ کر بدھ مت اختیار کرنے لگے۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- مہاتما بدھ کی بچپن میں کیا مصروفیات تھیں؟

2- مہاتما بدھ کے مشاہدات بیان کیجیے۔

(ب) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- نیپال کے علاقہ میں ایک خوبصورت گاؤں تھا۔

ا۔ لمبینی　　ب۔ چندا　　ج۔ ساون　　د۔ سندر

2- ریاست کپل وستو کے بادشاہ کا نام تھا۔

ا۔ شری مان　　ب۔ سکیا سودھدھنا　　ج۔ راجیش　　د۔ راہول

3- مہاتما بدھ کی ماں کا نام تھا۔

ا۔ مایا　　ب۔ گوپی　　ج۔ ماروتی　　د۔ مورکھ

4- سکیا سودھدھنا اور مایا نے اپنے بیٹے کا نام رکھا۔

ا۔ سدھارتا　　ب۔ لکی　　ج۔ وکی　　د۔ چندرمکھی

5- سدھارتا کے بیٹے کا نام تھا۔

ا۔ ساون　　ب۔ راہول　　ج۔ کٹا کا　　د۔ شاہجہان

(ج) مختصر جواب دیجئے

1- مہاتما بدھ کا اصل نام کیا تھا؟

2- سدھارتا کے ماں اور باپ کا نام لکھیے؟

3- سدھارتا کی شادی کس سے ہوئی؟

4- سدھارتا کے ابتدائی شاگرد کتنے تھے؟

5- مہاتما گوتم بدھ نے کون سے تین غم ناک مناظر دیکھے؟

(د) خالی جگہ پُر کیجئے۔

1- سدھارتا کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سال کی عمر میں شادی ہوگئی۔

2- شہزادے نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اٹھا کر کھڑکی کے پاس رکھی۔

3- سدھارتا پر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

4- شہزادہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دن کا تھا کہ اس کی ماں ملکہ مایا مر گئی۔

5- سدھارتا کے بیٹے کا نام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

سرگرمیاں

1- اپنی ڈرائنگ بُک میں مہاتما بدھ کی تصویر چسپاں کریں۔

2- مہاتما بدھ کے قریبی عزیزوں کے ناموں کی ایک فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- اساتذہ بچوں کو بتائیں کہ مہاتما بدھ کی سوچ میں کیا اور کب تبدیلی پیدا ہوئی؟

2- استاد بچوں کے سامنے جماعت میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ کر دکھائے کہ گیان کیسے کیا جاتا ہے؟

مہاتما بدھ کا منفرد اندازِ تبلیغ

داستان گوئی اور تمثیلی طریقۂ تدریس

مہاتما گوتم بدھ کا شمار عظیم مذہبی راہنماؤں میں ہونے لگا۔ خوشگوار حیرانی والی بات یہ ہے کہ امیروں اور غریبوں کے ساتھ ساتھ واعظ، مذہبی راہنما، تعلیم یافتہ افراد، ریاستوں کے والی اور ولی عہد بدھ مت میں شامل ہونے لگے کیونکہ بدھ صرف اور صرف انسانیت کی فلاح و بہبود کا پرچار کرتے تھے۔ گوتم بدھ ایک ایسی مقناطیسی شخصیت کے مالک ہو گئے کہ لوگ اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے جوق در جوق ان کی طرف آنے لگے۔ ان کا طریقۂ تبلیغ بھی نصیحت آموز تھا۔ داستان گوئی اور تمثیلی انداز تھا جیسے کوئی ماں اپنے بچوں کو آرام وسکون کی نیند سلانے کے لئے کہانی سنا رہی ہو۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ لوگ ان کا اپدیش یعنی خطاب سن کر سوال و جواب کرتے اور بعض اوقات ان سوالات کا عملی پہلو بھی ہوتا تھا اچھے طلبا کی طرح خود شناسی کے مراحل سے گزرتے تھے۔ اپنے آپ کو پہچانتے تھے اور اپنی تعلیمات پر عمل کر کے خود ہی مسائل کا حل تلاش کر لیتے تھے۔

بعض ایسے ناراض شاگرد بھی تھے جو کئی سالوں بعد آ کر وہیں سے بات شروع کرتے جہاں سے وہ چھوڑ کر گئے تھے۔ اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی دوبارہ صحیح معنوں میں بدھ مذہب اپنا لیتے۔ ابتدائی پانچ شاگردوں میں سے چار نے ان کو چھوڑ دیا لیکن ایک اسی طرح فرمانبردار رہا۔ آخر بنارس میں گوتم بدھ کا پہلا وعظ سُن کر ان چاروں نے بھی دوبارہ بدھ مذہب اختیار کر لیا۔

بدھ مت سے قبل ہندوستان کے جنگلوں میں لاتعداد سادھو نروان حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کرتے تھے۔ اپنے جسم کو مختلف قسم کی تکلیف دیتے تھے۔ مہاتما بدھ نے بھی ابتدا میں یہی طریقہ اختیار کیا لیکن وہ نروان حاصل نہ کر سکے۔ آخر کار مہاتما بدھ نے غور و فکر کر کے درمیانی راستہ اپنایا جس میں جسم کو تکلیف نہیں دی جاتی بلکہ دُکھ اور مصیبت پیدا کرنے والی نفسانی خواہشات کو ختم کرنا پڑتا تھا۔

مہاتما بدھ نے معاشرے کی اصلاح کے لئے تعلیم دینا شروع کی۔ ان کا منفرد انداز تبلیغ لوگوں کو پسند آیا۔ وہ سب انسانوں کی عزت کا درس دیتے تھے۔ انھوں نے عورت کی عزت و تکریم کے لیے آواز اٹھائی۔

مہاتما بدھ نے فرمایا! انسان اپنے اعمال سے بڑا بنتا ہے، پیدائشی طور پر بڑا نہیں ہوتا۔ صحیح راستہ اپنانے والا ہی بڑا شخص ہوتا ہے۔ دوسروں کے دُکھوں میں کمی کرنے سے اپنے دُکھ بھی کم ہوتے ہیں۔ مراقبہ یعنی سوچ و بچار سے انسان اپنی

مشکلات ختم کرسکتا ہے۔ اپنے خالق تک پہنچ سکتا ہے انسان کی سب سے بڑی یہی خواہش ہوتی ہے۔ گوتم بدھ کی اپنے عزیزوں اور غیروں نے بہت مخالفت کی لیکن انھوں نے کسی مخالفت کی طرف توجہ نہیں دی آخر کار کامیابی ملی اور نروان حاصل کرلیا۔ ان کے ماننے والوں نے بھی یہی راستہ اپنایا اور اپنی تکالیف میں کمی کر کے دُکھوں سے نجات حاصل کی۔

مہاتما بدھ سے متعلق درج ذیل دو حکایات سے ان کے طریقۂ تدریس کا پتہ چلتا ہے جو نہایت سادہ لچکدار اور بے حد مؤثر تھا اسی وجہ سے عام مرد و زن، امراء، راجے، مہاراجے، اور بادشاہ اس مذہب کو اختیار کرنے لگے۔

ہر شے فانی ہے

مہاتما بدھ اپنے خطاب سے لوگوں کی تعلیم و تربیت کرتے تھے لیکن طریقہ کار ایسا تھا کہ لوگ خود ہی نتیجہ اخذ کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گسا گوتمی ایک بڑی پیاری لڑکی تھی جس کی شادی ایک امیر زادے سے ہوگئی۔ ان کے ہاں ایک پیارا بچہ پیدا ہوا۔ گسا گوتمی اُسے ہر وقت سینے سے لگائے بڑا پیار کرتی۔ ایک بار وہ بچہ بیمار ہوگیا وہ بہت پریشان ہوئی اس کا بہت علاج کرایا لیکن آرام نہ آیا آخر وہ فوت ہوگیا۔ وہ چیخیں مار کر رونے لگی وہ مردہ بچے کو سینے سے لگائے ہر حکیم، درویش اور فقیر کے پاس گئی آخر کار ایک درویش نے بتایا کہ گوتم بدھ کے پاس جاؤ وہ اس کا علاج کرے گا۔ بچے کی ماں مہاتما بدھ کے پاس پہنچی اپنے بچے کی بیماری اور موت کے بارے میں بتایا اور کہا سوامی جی اسے زندہ کردو۔ مہاتما بدھ کو پتہ تھا کہ موت کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن ماں یہ بات نہیں سمجھتی تھی۔ اس لیے مہاتما نے اس کی تربیت کے لیے کہا کہ جاؤ سرسوں کے دانے ایسے گھر سے لاؤ جہاں کبھی کوئی مرا نہ ہو۔

وہ عورت بیچاری اپنے مردہ بچے کو سینے سے لگائے گھر گھر گئی اور سرسوں کے دانے حاصل کئے لیکن ہر گھر نے یہی بتایا کہ ان کے ہاں کوئی نہ کوئی موت ضرور ہوئی تھی۔ وہ مہاتما بدھ کے پاس آئی تو اس نے پوچھا کہ سرسوں کے دانے لائی ہو۔

اس عورت نے کہا سوامی جی سرسوں کے دانے تو بہت ملے لیکن کوئی ایسا گھر نہ ملا جہاں کوئی مرا نہ ہو۔ اس لئے میں نے مانا کہ موت لازم ہے جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا بھی ہے اس لئے میں نے اپنے مردہ بچے کو جنگل میں دفن کر دیا۔

مہاتما بدھ نے اپنے وعظ میں بتایا کہ ہر چیز فانی ہے۔ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اس عورت کے دِل پر مہاتما بدھ کی سنہری باتوں کا بے حد اثر ہوا۔ وہ مہاتما بدھ کے وعظ سے بے حد متاثر ہوئی اور فوراً ہی بدھ مت میں شامل ہوگئی۔ اس طرح مہاتما بدھ نے عورت کو خود ہی موت کی حقیقت جاننے کے قابل بنا دیا۔

مہاتما بدھ نے اپنے بادشاہ باپ کے محل میں بھیک مانگی

مہاتما بدھ کے اپدیش یعنی خطاب میں ایسی دلکشی تھی کہ ہر کوئی اس کا گرویدہ بن گیا۔اس کی اپنی زندگی بھی مثالی تھی اس لئے جو بھی ایک بار اسے ملتا اس کا خطاب سنتا وہ بدھی بن جاتا۔ بدھ کے والد بادشاہ سکیا سودھدھنا نے کپل وستو کے محل میں گن گن کر دن گزارنے شروع کر دیے۔ بوڑھا باپ اپنے بیٹے سدھارتا سے بے حد اُداس تھا اُسے ملنے کے لئے بہت بے تاب تھا۔ بادشاہ نے کپل وستو سے نو قاصد گوتم بدھ کی طرف بھیجے کہ اُسے بوڑھے باپ کی پریشانی کا بتا کر ملنے کا کہیں لیکن جو بھی قاصد مہاتما بدھ کے پاس پہنچ کر اس کا وعظ سنتا وہ بدھ دھرم اختیار کر لیتا۔

آخر کار باپ نے اپنے بیٹے کے بچپن کے دوست کال ادائین کو کہا کہ میں عمر کے آخری حصہ میں پہنچ گیا ہوں۔نو قاصد واپس نہیں آئے تم اُس کے بچپن کے ساتھی ہو۔میرے آخری سہارے کو مجھے ملانے کے لئے ایک بار لے آؤ۔

کال ادائین بادشاہ کا پیغام لے کر مہاتما بدھ کے پاس پہنچا تو وہ اس وقت اپنے پیروکاروں سے خطاب کر رہا تھا۔اس کے بچپن کے ساتھی نے جب وعظ سنا تو وہ بے حد متاثر ہوا آخر وہ بھی اس کی باتوں پر ایمان لے آیا اور بدھ مذہب اختیار کر لیا لیکن کال ادائین بادشاہ کا حکم نہیں بھولا تھا۔تقریباً دو ماہ بعد برسات کا موسم آیا تو اس نے گوتم بدھ کو کپل وستو کے دورہ کے دوران باپ سے ملنے کے لیے راضی کر لیا۔

راج گرہ سے مہاتما بدھ اپنے متعدد شاگردوں کے ہمراہ کپل وستو پہنچ گیا۔ وہاں جنگل میں ٹھہرے تو پورا کپل وستو خوش آمدید کہنے کے لئے جنگل کی طرف دوڑا۔

بادشاہ، ان کے بھائی اور دیگر رشتہ دار بھی مہاتما بدھ سے ملنے کے لئے جنگل میں آئے۔اگلے روز درویش یعنی جوگی بدھ اپنے ہاتھ میں کشکول لے کر اپنی ہی راج دھانی میں بھیک مانگنے کے لئے ایک ایک گھر جانے لگا۔اسی طرح بادشاہ کے محل میں بھی بھیک مانگنے کے لیے گیا۔لوگوں نے ولی عہد کو گھر گھر بھیک مانگتے دیکھا تو وہ دل افسردہ ہوئے اور رونے لگے کہ جس شہزادے کی پیدائش پر ہم نے جشن منائے تھے وہ اپنے بادشاہ باپ کی زندگی میں اپنی ہی بادشاہت میں بھیک مانگ رہا ہے۔

مہاتما بدھ شاہی محل کے صدر دروازے پر پہنچے تو بادشاہ فوراً وہاں آ گیا اور انتہائی تکلیف کی حالت میں اپنے ولی عہد، اپنے بیٹے اور اپنے شہزادے سدھارتا سے کہا! کیوں پیٹ کی خاطر در در بھیک مانگ کر ہمیں شرمندہ کرتے ہو۔کیا میں تمھیں اور تمھارے ساتھیوں کو کھانا نہیں کھلا سکتا۔

بدھ نے کہا! مہاراج بھیک مانگنا ہی ہمارے خاندان کا رواج ہے۔

بادشاہ نے کہا کہ ہمارا شاہی خاندان ہے ہم حکمران پیدا ہوئے تا کہ حکومت کریں تم سے پہلے کبھی بھی کسی نے پیٹ بھرنے کے لیے بھیک نہیں مانگی۔

مہاتما بدھ نے کہا کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ شاہی خاندان کے لوگ ہیں لیکن میں تو ابتدا ہی سے لوگوں کی فلاح وبہبود کے لیے جوگی بن کر بھیک مانگتا ہوں وہ بھیک سے ہی اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں۔

اس کے بعد مہاتما بدھ نے اپنے باپ سے خطاب کیا۔

پتا جی! اگر کسی کے بیٹے کو کوئی قیمتی خزانہ ملے تو اُس کا فرض ہے وہ اپنے والد کے قدموں میں ڈال دے۔ آپ بھی راہ راست اختیار کیجیے بدھ دھرم میں شامل ہو کر دنیاوی سُکھوں کو چھوڑ کر پاکبازی کے صحیح راستے کو اپنا لیں۔ اس طرح دکھوں سے نجات ملے گی۔ میرے پاس یہی خزانہ ہے۔

بادشاہ نے راجا کا اپدیش سنا اور خاموش رہا۔ بیٹے کے ہاتھ سے کشکول اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اپنے ساتھ محل میں لے گیا۔ مہاتما بدھ باپ کے کہنے پر اپنی بیوی سے ملے تو وہ بھی فوراً بدھ مذہب میں شامل ہو گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کا نوجوان بیٹا راہول بھی بدھی بن گیا۔

مشق

(الف) جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- اس سبق میں شامل کوئی ایک کہاوت تفصیلاً لکھیے۔

2- مہاتما بدھ کے طریقۂ تدریس پر نوٹ لکھیے۔

(ب) ذیل میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

1- مہاتما بدھ کا طریقۂ تدریس تھا۔

ا۔ منفرد　　ب۔ پیچیدہ　　ج۔ تکلیف دہ　　د۔ مشکل

2- ابتدا میں مہاتما بدھ کے پانچ شاگردوں میں سے کتنے چھوڑ گئے؟

ا۔ چار　　ب۔ تین　　ج۔ دو　　د۔ تمام

3- گسا گوتمی نے مردہ بیٹے کو کیا کیا؟

ا۔ دفن کر دیا　　ب۔ جلا دیا　　ج۔ دریا میں ڈال دیا　　د۔ مہاتما بدھ کو دے دیا

4- عورت نے سرسوں کے دانے حاصل کیے مگر کوئی گھر ایسا نہ ملا جہاں کوئی

ا۔ مرا نہ ہو ب۔ پیدا نہ ہوا ہو ج۔ گم نہ ہوا ہو د۔ جوان نہ ہوا ہو

5- مہاتما بدھ نے اپنے وعظ میں بتایا کہ ہر چیز۔

ا۔ فانی ہے ب۔ غیر فانی ہے ج۔ منفرد ہے د۔ عجیب ہے

(ج) مختصر جواب دیجیے

1- تمثیلی طریقۂ تدریس سے کیا مراد ہے؟

2- نروان کسے کہتے ہیں؟

3- مہاتما بدھ نے گیان پانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا؟

4- جس کا بیٹا فوت ہو گیا، اس عورت کا کیا نام تھا؟

5- مہاتما بدھ نے کس محل میں بھیک مانگی؟

(د) خالی جگہ پُر کریں

1- مہاتما بدھ کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شخصیت تھی۔

2- مہاتما بدھ کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اندازِ تبلیغ لوگوں کو پسند آیا۔

3- ہر شے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

4- بادشاہ نے مہاتما بدھ کی طرف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قاصد بھیجے۔

5- آخر کار مہاتما بدھ کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوست اسے لینے گیا۔

6- مہاتما بدھ کی بیوی اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی بدھ مت میں شامل ہو گیا۔

سرگرمیاں

1- پورے سبق میں جن کرداروں کے نام آئے ہیں ان کی فہرست بنائیں۔

1- کپل وستو محل کا فرضی نقشہ بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

1- اساتذہ مہاتما بدھ کے خطاب کے اہم نکات بچوں کو پڑھ کر سنائیں۔

1- اساتذہ چند بچوں کو باری باری کوئی ایک حکایت سنانے کا کہیں جس سے مہاتما بدھ کے طریقۂ تدریس کا پتا چلے۔

فرہنگ (Glossary)

مذاہب کا تعارف

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
خالق	پیدا کرنے والا	دھیمی	آہستہ
بانی	بنانے والا	شعور	عقل
رجحان	میلان، جھکاؤ	آگاہی	واقفیت
فانی	تباہ ہونے والی	نروان	سچائی
نجات دہندہ	نجات دلانے والا	تقویٰ	پرہیزگاری، بچ بچ کے چلنا
مصلوب	صلیب دیا گیا		

بدھ مت

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ	خوابِ استراحت	آرام کی نیند
صدر دروازہ	بڑا دروازہ	بُدھی	بُدھ مذہب اپنانے والا
فلسفۂ حیات	زندگی کا مفہوم	نفسانی خواہشات	نفس سے متعلق خواہشات
ترک کرنا	چھوڑ دینا	راہِ راست	صحیح راستہ
آثار	نشانیاں	نجات	چھٹکارہ
عزتِ نفس	نفس کا احترام	آلتی پالتی مارنا	نیچے بیٹھ کر دونوں ٹانگیں ایک دوسرے میں جوڑنا
سخت جان	باہمت	مضبوط اعصاب	ذہنی طور پر طاقت ور
تخیلی دنیا	خیالات کی دُنیا	مگن	خیالات میں کھویا ہوا
کتابچہ	چھوٹی کتاب	پمفلٹ	کتابچہ

بدھ مت کا آغاز

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
معلوماتی پروگرام	ایسا پروگرام جس میں معلومات ہوں	نشر ہونا	مشہور ہونا

دھرم	مذہب	اخلاقی تعلیمات	اخلاق سے متعلق تعلیمات
تخت وتاج	حکومت	اختتام	ختم ہونا
مداوا	علاج	تبلیغ	تعارف کرنا/ پھیلانا
ذات پات	قوم	فلاح وبہبود	بہتری
فقیرانہ انداز	فقیروں جیسا طریقہ	شاہانہ ٹھاٹھ	بادشاہوں والا انداز
عزت وتکریم	احترام	اپدیش	واعظ

بدھ مت کی ترویج وترقی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جیون	زندگی	آزمائش	مشق/ امتحان
درس	سبق	رنج والم	دکھ وتکلیف
متعارف	تعارف کرایا ہوا	آثارِ قدیمہ	پرانی نشانیاں
شواہد	نشانیاں	دریافت	پانا/ جاننا
غالب	زورآور/ زبردست	سرپرستی	سرپرسایہ
ترویج وترقی	کامیابی	برہمن	اعلیٰ ذات کے ہندو
پاکیزہ	پاک صاف	مبلغ	تبلیغ کرنے والا
اشاعت	عام ہونا	تحقیق	تلاش
پیروکار	ماننے والا	عوام الناس	عام لوگ
تگ ودو	کوشش	معروف	مشہور
سرکش	نافرمان/ باغی	پختہ ارادہ	پکا ارادہ
مرحلہ	درجہ	دولتِ نروان	سچائی کو پانی کی دولت
دیرپا علم	ہمیشہ رہنے والا علم	جہالت	نہ جاننا
حواس	حِس کی جمع/ محسوس کرنا	لذت	مزہ
حرص	لالچ		

گوتم بدھ کا درخت کے نیچے پہلا خطاب

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
عبور کرنا	پار کرنا	خوش آمدید	آنے کی خوشی میں بولنا
لاتعلقی	تعلق نہ ہونا	اذیت پسندی	تکلیف پسند کرنا
نفس کُشی	اپنی خواہش کو ختم کرنا	ریاضت	مشق
عیش پرست	عیش کرنے والا	جاہ پسند	رتبہ پسند کرنے والا
عابد	عبادت کرنے والا	اعتدال	درمیانی درجہ
حصولِ منزل	کامیابی حاصل کرنا	مہلک بندھن	تکلیف دہ تعلق
بھکشو	بدھ مذہب کا راہنما	انواع	نوع کی جمع یعنی اَقسام
طہارت	پاکیزگی	خبائث	ناپاک چیزیں
خودستائی	اپنے آپ کو تکلیف دینا		

اخلاقیات اور اقدار

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
یومِ والدین	والدین کے احترام میں دن منانا	ٹیبلو	اداکاری سے کسی موضوع کو پیش کرنا
تِل دھرنے کی جگہ نہ ہونا	جگہ نہ ہونا	چنچل	شوخ
روپ	شکل وصورت	نمودار ہونا	ظاہر ہونا
پیروی کرنا	پیچھے چلنا	جانشین	نائب
یک جان دو قالب	دو افراد کا آپس میں گہرا تعلق	ہستی	شخصیت/ ذات
مثبت راہ	صحیح راستہ	مؤدب	ادب کرنے والا
گھنا درخت	زیادہ شاخوں/ پتوں والا درخت	مانند	کی طرح
باہم منسلک	ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے	منظم	باترتیب
ایمانداری	صحیح کام کرنا	نبھانا	پورا کرنا
گوالا	دودھ بیچنے والا	زمرے	حوالے سے

بے رُخی	منہ پھیر لینا	فتور	فساد
بے خوف	ڈر کے بغیر	بے لوث	فائدے کے بغیر
عملِ صالح	نیک کام	سچائی	صحیح / سچ
بحث کرنا	آپس میں دلیل کے ساتھ بات کرنا	لالچ	طمع / حرص
صلہ	بدلہ	بعثت	نبی بننے کا عمل / رسالت
صادق	سچا	امین	امانت رکھنے والا
خالق	پیدا کرنے والا	سانچ کو آنچ نہیں	سچے کو کوئی ڈر نہیں
مطمئن	پرسکون		

اہم شخصیات

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
باہمت	کوشش کرنے والا	ریاست	ملک
راج	حکمرانی	قبیلہ	گروہ
مناظر	منظر کی جمع	چھابڑی فروش	چھابے میں ڈال کر اشیا بیچنے والا
ناگواری	پسند نہ کرنا / بُرا منانا	دل شکستہ	دل ٹوٹ جانا
مشاہدہ	کوئی عمل ہوتے ہوئے دیکھنا	گوشۂ نشین	ایک طرف بیٹھ کر سوچ و بچار کرنا
فرمان	حکم	خستہ حالی	بُری حالت
درماندگی	مصیبت	مَسَرَّت	خوشی
مراقبہ	غور / تصور	فنا	ختم ہونا
درخت کی اوٹ	درخت کے ساتھ لگ کر	اصطبل	وہ جگہ جہاں گھوڑے رکھے جاتے ہیں
فاقہ	کچھ نہ کھانا	والی	مالک / حاکم
ولی عہد	تخت کا وارث	مقناطیسی شخصیت	پرکشش شخصیت
نصیحت آموز	نصیحت سیکھنا	جوق در جوق	گروہ در گروہ
داستان گوئی	کہانی سنانا	تمثیلی انداز	ڈرامائی طریقہ

خودشناسی	اپنے آپ کو پہچاننا	فرمانبردار	ماننے والا
نروان	خدا کو پانا/ جاننا	سادھو	درویش
بدشگونی	نحوست	نعمت	عطیہ
شودر	ہندوؤں کی کم تر ذات	مؤثر	بااثر
مرد و زن	مرد اور عورت	فانی	ختم ہونے والا
سوامی	ہندو مذہب کا رہنما	ہل جوتنا	ہل چلانا
مشقت	محنت	سرسبز و شاداب	تروتازہ
امرت پھل	زندگی دینے والا پھل	دلکشی	دل کو اچھا لگنا
قاصد	پیغام لے جانے والا	کشکول	بھیک مانگنے والا پیالہ
پیٹ کی خاطر	بھوک مٹانے کے لیے	پاک بازی	صحیح/ پاک کام کرنا
شاستر	روحانی کتب		

کتابیات

1- بائیبل مقدس، پاکستان بائیبل سوسائٹی، لاہور

2- کلامِ مقدس، کاتھولک بائیبل کمیشن، لاہور

3- احمد عبداللہ، مذاہب عالم، کراچی

4- خان محمد چاولہ، فلسفہ اور اسلام، علمی کتب خانہ، لاہور

5- عماد الحسن فاروقی، دنیا کے بڑے مذاہب، لاہور

6- کرشن کمار، (ترتیب و ترمیم، خالد رومان)، گوتم بدھ -راج محل سے جنگل تک، نگارشات، لاہور۔

7- لوئیس مور، (مترجم یاسر جواد، سعدیہ جواد)، مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، نگارشات، لاہور۔

8- محمد حفیظ سید، گوتم بدھ، زندگی اور افکار، آزاد انٹر پرائزز، لاہور۔

9- M. M. Sharif (Editor),History of Muslim Philosophy, Pakistan Philosophical Congress, Lahore